الصحیفہ فی الاحادیث الضعیفہ من واقعہ کربلا

انجنیئر محمد علی مرزا صاحب

قاسم عزیز جہلم

الصحیفه فے الاحادیث الضعیفه من واقعه کربلا
انجنیئر محمد علی مرزا صاحب

قاسم عزیز جهلم

بِسمِ اللهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم

الحمد اللہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علیٰ رسولہ الکریم الامین ،أمابعد

انجینئر محمد علی مرزا صاحب نے اپنے ریسرچ پیپر واقعہ کربلا کے ہر صفحے پر دعویٰ کیا ہے کہ فرقہ واریت سے بچ کر صرف ,, قرآن اور صحیح احادیث ،، کو حجت و دلیل ماننے اور جھوٹی بے سند اور ضعیف الاسناد روایات کے فتنوں سے بچنے والوں کے لیے اور تاریخ کی بےسند اور ضعیف الاسناد روایات سے محفوظ اور 72- شہداء کربلا سے اظہار عقیدت پر مشتمل تحقیقی مقالہ

مگر انجینئر محمد علی مرزا صاحب اپنے ہی دعویٰ اور اصولوں کے خلاف اس تحقیقی مقالے میں بہت سی ضعیف الاسناد احادیث جمع کی ہیں جو الحمد اللہ میں نے بغیر حسد، بدنیتی نفرت اور بیزاری سے نیوٹرل ہو کر صرف اور صرف اصول محدثین کے تحت ان احادیث کا ضعف اور سقم واضح کیا ہے الحمد اللہ ہر راوی حدیث پر محدثین نے جو جرح و تعدیل پر دلائل دیے ہیں میں نے ان کو ایمانداری سے نقل کر دیا ہے اور مقدمہ اہل علم اور عوام و خواص کے سامنے رکھ دیا ہے اللہ تعالیٰ فرقہ پرستی اور رافضیت اور ناصبیت کے فتنے سے محفوظ ہو کر حق و سچ کہنے اور لکھنے کی توفیق عطا فرمائے آمین

انجینئر محمد علی مرزا صاحب نے اپنی تحریروں میں یہ دعویٰ کیا ہے کہ یہ اہم تحقیق صرف قرآن اور صحیح احادیث پر مشتمل ہے اور رہی حقیقت تاریخی کتب کی چند بے سند ،ضعیف ومن گھڑت واقعات اور بے بنیاد روایات کی تو عقل رکھنے والوں کے لیے صرف اتنا عرض کر دینا کافی ہےکہ محدثین عظام کے علمی میدان میں ان جھوٹے تاریخی حوالوں کی حیثیت کھوٹے سکوں کی مانند ہے جبکہ آپ (انجینئر محمد علی مرزا صاحب) اپنے ہی دعویٰ کے خلاف واقعہ کربلا کے حقیقی پس منظر ریسرچ پیپر کے پہلے صفحے پر ہی تاریخی روایت کا سہارا لیا اور واقعہ کربلا کے شرکاء کی تعداد 72 منقول ہے کا عنوان دیا

واقعہ کربلا کا حقیقی پس منظر ریسرچ پیپر کے صفحہ نمبر 01 پر (72 - شہداء کربلا) سے اظہار عقیدت پر مشتمل تحقیقی مقالہ کے عنوان سے تاریخی روایت کہ اس واقعے میں شریک افراد کی تعداد 72 جو صحیح سند سے ثابت ہی نہیں ہے

تاریخ طبری (تاریخ الامم و الملوک) جلد نمبر 05 اور اس کا صفحہ نمبر 422

کی روایت کے مطابق سیدنا امام حسین کے ساتھ 72 افراد شرکائے سفر تھے اس روایت کی سند میں ابو مخنف لوط بن یحیی پر محدثین کی جرح ہے

لوط بن یحیی الکوفی کا مختصر تعارف

نام: لوط بن یحیی: الشہرة: لوط بن یحیی الکوفی

الصحیفه فے الاحادیث الضعیفه من واقعه کربلا
انجنیئر محمد علی مرزا صاحب

کنیت: أبو مخنف: النسب : الكوفي

المتوفی 157 ھ:ضعیف اور کذاب راوی

الجرح و التعدیل

لوط بن یحیی ابو مخنف الغامدي شیعه و کذاب ہے۔

أبو أحمد بن عدي الجرجاني : شيعى محترق صاحب أخبارهم

أبو حاتم الرازي : متروك الحديث

أبو دواد السجستاني : سئل عنه، فقال: أحد يسأل عن هذا

ابن عراق : کذاب تالف: الدارقطني : ضعيف

الذهبي : أخباري تالف، لا يوثق به، وقال هالك

يحيى بن معين : ليس بثقة، ومرة: ليس بشيء اور امام ابن الجوزی نے کہا الکلبی اور ابو مخنف جھوٹے ہیں

امام سیوطی نے کہا لوط اور کلبی جھوٹے ہیں

مسند امام احمد حدیث نمبر 27440 اور مجمع الزوائد ومنبع الفوائد حدیث نمبر 12024 قال امام الهیثمی ورجاله ثقات واقعہ کربلا کے حقیقی پس منظر ریسرچ پیپر کے صفحہ نمبر 05 حدیث نمبر 12 کے تحت

سیدنا ابو رافع سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: عنقریب تمہارے اورعائشہ رضی اللہ عنہا کے مابین جھگڑا ہو گا۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا میرے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہاں۔ انھوں نے پھر کہا: اللہ کے رسول! کیا میں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں۔ انھوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! تب تو میں سب سے بڑھ کر بد نصیب ہوں گا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: نہیں، یہ بات نہیں ہے، بس جب ایسی صورت حال پیدا ہوجائے تو عائشہ کو اس کی امن گاہ تک پہنچا دینا..

مسند احمد بن حنبل حدیث نمبر 27440 میں انجنیئر صاحب کی حدیث کے متن میں تحریف۔

انجنیئر صاحب کا ترجمہ: ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے علی تیرا جھگڑا ہوگا عائشہ کے ساتھ تو حضرت علی نے کہا کہ میں تو بڑا ظالم ہوں گا یا رسول اللہ میں آپ کی بیوی کے ساتھ جھگڑا کروں گا آپ نے فرمایا وہ(یعنی عائشہ) ظالم ہوگئی رسول اللہ اب آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں...... اس حدیث میں انجینئر صاحب نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ بولا کہ آپ نے فرمایا عائشہ ظالم ہوگئی (معاذاللہ) وڈیو کلپ قرآن تفسیر لیکچر کلاس نمبر 321 سورۃ التحریم مکمل ترجمہ و تفسیر

الصحیفه فے الاحادیث الضعیفه من واقعه کربلا
انجنیئر محمد علی مرزا صاحب

اس حدیث کی سند یہ ہے حدثنا حسین بن محمد ، قال: حدثنا الفضل یعنی ابن سلیمان ،قال: حدثنا محمد بن ابی یحییٰ ------------- إلخ

فضیل بن سلیمان النمیری کا مختصر تعارف

نام : فضیل بن سلیمان

الشهرة : الفضیل بن سلیمان النمیری

کنیت : ابو سلیمان: النسب : البصری ، النمیری: المتوفی 183 ھ

نوٹ

شیخ زبیرعلی زئی صاحب بخاری ومسلم کے اس راوی کو ضعیف قراردیتے ہوئے لکھتے ہیں

اس کا راوی ”الفضیل بن سلیمان النمیری“ جمہور محدثین کے نزدیک ضعیف راوی ہے ، صحیحین میں اس کی تمام روایات شواہد ومتابعات کی وجہ سے صحیح ہیں (فتاوي علمية: ج 1 ص: 464 ایضا 468)

علامہ البانی رحمہ اللہ نے بھی اس راوی کو ضعیف کہا ہے ،دیکھئے:(سلسلة الأحاديث الضعيفة 6/ 56 رقم2544)

الجرح و التعدیل

الفضیل بن سلیمان النمیری جمہور محدثین کے نزدیک ضعیف الحدیث ہے

أبو حاتم الرازي : ليس بالقوي، يكتب حديثه

أبو حاتم بن حبان البستي : ذكره في الثقات

أبو دواد السجستاني : تركته عن عمد كان يعلم الألحان، ومرة: ليس بشيء

أبو زرعة الرازي : لين الحديث

أحمد بن شعيب النسائي : ليس بالقوي

ابن حجر العسقلاني : صدوق له خطأ كثير، ومرة: روى له الجماعة وليس له في البخاري سوى أحاديث توبع عليها

زكريا بن يحيى الساجي : صدوق، وعنده مناكير

صالح بن محمد جزرة : منكر الحديث روى عن موسى بن عقبة مناكير

مصنفوا تحرير تقريب التهذيب : ضعيف يعتبر به

يحيى بن معين : ليس بثقة، ومرة: ليس بشيء، ولا يكتب حديثه

الصحیفہ فے الاحادیث الضعیفہ من واقعہ کربلا
انجنیئر محمد علی مرزا صاحب

واقعہ کربلا کے حقیقی پس منظر ریسرچ پیپر کے صفحہ نمبر 05 حدیث نمبر 12 کے تحت المصنف ابن ابی شیبہ کی حدیث نمبر 38927 قال شیخ البانی اسنادہ صحیح

اس حدیث کی سند یہ ہے حدثنا ابو اسامہ ، حدثنا اسماعیل بن ابی خالد ، عن قیس ، قال : قالت .... إلخ

قیس تابعی کا بیان ہے کہ جب حضرت عائشہ آخری وقت قریب آیا تو آپ نے فرمایا ....إلخ .

اس حدیث کی سند میں اسماعیل بن ابی خالد مدلس ہے اور سماع کی تصریح درکار ہے اس طرح کی حدیث بخاری شریف حدیث نمبر 1391 میں ہے لیکن اس کی سند مختلف ہے لیکن متن ملتا ہے

نام : اسماعیل بن ابی خالد البجلی الکوفی ثقہ ثبت راوی ہیں مگر مدلس راوی بھی ہیں

ابن حجر العسقلانی نے کہا ہے کہ اسماعیل بن ابی خالد الکوفی ثقہ ہیں صغار التابعین میں اور امام النسائی نے ان کو مدلس کہا ہے

ولی الدین العراقی کتاب المدلسین میں بھی اسماعیل بن ابی خالد کو امام النسائی کے حوالے سے بالتدلیس لکھا ہے

برهان الدين الحلبي - التبيين لأسماء المدلسين

إسماعيل بن أبي خالد ذكره بالتدليس النسائي وغيره توفي سنة 132

شیخ زبیر علی زئی نے بھی اسماعیل بن ابی خالد کو مدلس راوی کہا ہے اور اس کی عن والی روایت ضعیف ہوتی ہے مقالات جلد نمبر 02 صحفہ نمبر 547

اس طرح المصنف ابن ابی شیبہ والی روایت بھی سند کے اعتبار سے ضعیف ہے

واقعہ کربلا کے حقیقی پس منظر ریسرچ پیپر کے صفحہ نمبر 09 حدیث نمبر 18 کے تحت المستدرک الحاکم حدیث نمبر 5661 قال الامام حاکم و الامام ذھبی اسنادہ صحیح اور قال شیخ البانی اسنادہ صحیح

جب حضرت عمرو بن العاص کو جب حضرت عمار بن یاسر کے قتل کی خبر دی گئی تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا ان (عمار بن یاسر) کا قاتل اور سامان لوٹنے والا جھنم میں جائے گا ....

اس حدیث کی سند المعتمر بن سلیمان التیمی عن أبیہ عن مجاھد عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ... إلخ

اس حدیث کی سند میں سلیمان بن طرخان التیمی کے "عن" کی وجہ سے ضعیف ہے

الصحیفہ فے الاحادیث الضعیفہ من واقعہ کربلا
انجنیئر محمد علی مرزا صاحب

امام یحییٰ بن معین نے فرمایا

"سلیمان التیمی تدلیس کرتے تھے۔"

(تاریخ ابن معین ، روایۃ الدوری: 3600)

جامع التحصیل (ص 106) کتاب المدلسین لابی زرعۃ ابن العراقی (24) اسماء من عرف بالتدلیس للسیوطی (20) التبیین لأسماء المدلسین للحلبی (ص 29)

سلیمان بن طرخان التمیمی کو حافظ زبیر علی زئی رحمہ اللہ نے بھی مدلس راوی کہا ہے اور اس کے عن کی وجہ سے اس روایت کو بھی ضعیف کہا ہے

نام : سلیمان بن طرخان التمیمی ثقہ راوی ہے مگر مدلس راوی ہے

المتوفی 187 ھ النسب البصری، التمیمی

واقعہ کربلا ریسرچ پیپر کے صفحہ نمبر 18 پر حدیث نمبر 5661 المستدرک الحاکم کے علاوہ ایک اور طریق المعجم الکبیر الطبرانی حدیث نمبر 14430

امام طبرانی اپنی ایک سند سے روایت کرتے ہیں :

حدثنا محمَّد بن عثمانَ بن أبي شَيبة، ثنا سُفيان بن وَكيع، ثنا محمَّد بن فُضَيل، عن مسلم الأَعْوَر، عن حَبَّةَ العُرَنيِّ ، عن عبد الله بن عَمرو، قال: سمعتُ رسولَ الله صلى الله عليه وسلم يقول: «قَاتِلُ عَمَّارٍ وسَالِبُهُ في النَّارِ» .

[المعجم الکبیر الطبرانی 14430]

المجعم الکبیر الطبرانی کی اس حدیث کی سند میں ایک راوی عثمان بن ابی شیبہ کا مختصر تعارف

نام : محمد بن عثمان بن محمد بن ابراھیم

الشہرۃ : محمد بن عثمان بن ابی شیبہ

کنیت : ابو جعفر: النسب : الکوفی المتوفی : 297 ھ

الجرح و التعدیل

اس سند میں محمد بن عثمان بن ابی شیبہ ضعیف ہے

أبو أحمد بن عدي الجرجاني : لا بأس به ولم أر له حديثا منكرا

أبو الحسين بن المنادي : قد أكثر الناس عنه على اظطراب فيه

أبو بكر البرقاني : لم أزل أسمعهم يذكرون أنه مقدوح فيه

أبو حاتم بن حبان البستي : ذكره في الثقات

إبراهيم بن إسحاق الصواف : كذاب

الخطيب البغدادي : له تاريخ كبير وله معرفة وفهم

الدارقطني : يقال أنه أخذ كتاب غير محدث

الذهبي : عالم بصير بالحديث والرجال له تواليف مفيدة

جعفر بن محمد الطيالسي : كذاب يجيء عن قوم بأحاديث ما حدثوا بها قط

جعفر بن هذيل الكوفي : كذبه

داود بن يحيى : كذاب قد وضع أشياء على قوم ما حدثوا بها قط

عبد الرحمن بن يوسف بن خراش : كان يضع الحديث

عبد الله بن أحمد بن حنبل : كذاب

عبد الله بن أسامة الكلبي : كذاب

عبد الله بن إبراهيم بن قتيبة : كذبه

محمد بن أحمد العدوي : كذبه

مسلمة بن القاسم الأندلسي : لا بأس به ولا أعلم أحدا تركه

مطين الحضرمي : كان سيء الرأي فيه

اس حدیث کی سند میں دوسرا راوی مسلم بن کیسان الملائی، أبو عبد اللَّه الضبی الأعور

مسلم بن کیسان کا مختصر تعارف

نام: مسلم بن كيسان الملائي، أبو عبد اللَّه الضبي الأعور

الشهرة: مسلم بن كيسان الضبي

كنيت: أبو عبد الله, أبو حمزة

النسب: المكي, الضبي, الكوفي, الكندي : الرتبة : ضعيف الحديث

الجرح و التعديل

مسلم بن كيسان الملائي، أبو عبد الله الضبي الأعور: متروك الحديث، ضعيف الحديث

أحمد بن شعيب النسائي : ليس بثقة ومرة: متروك، ومرة: متروك الحديث

أبو زرعة الرازي : ضعيف الحديث

أبو عيسى الترمذي : يضعف، ومرة: ليس عندي بالقوي

أحمد بن حنبل : كان يضعف، ومرة: تركه، ومرة: ضعيف الحديث لا يكتب حديثه

أبو حاتم الرازي : يتكلمون فيه، وهو ضعيف الحديث

أبو دواد السجستاني : ليس بشيء

أحمد بن صالح الجيلي : ضعيف الحديث

إبراهيم بن يعقوب الجوزجاني : غير ثقة

ابن حجر العسقلاني : ضعيف

الحسن بن الصباح البزار : ليس به بأس يروي عن جماعة احتملوا حديثه

الدارقطني : ضعيف، ومرة: مضبوط الحديث

زكريا بن يحيى الساجي : منكر الحديث، ومرة: منكر الحديث جدا

علي بن الجنيد الرازي : متروك

علي بن المديني : ضعيف الحديث

عمرو بن علي الفلاس : منكر الحديث جدا، ومرة: متروك الحديث

محمد بن إسماعيل البخاري : يتكلمون فيه، ومرة: ضعيف، ذاهب الحديث، لا أروى عنه

يحيى بن معين : لا شيء، ومرة: اختلط، ومرة: تركه، ومرة: يضعف، ومرة: ليس بثقة

واقعہ کربلا کے ریسرچ پیپر کے صفحہ نمبر 18 کے تحت ایک اور سند سیدنا عمار بن یاسر کو قتل کرنے اور سامان لوٹنے والا کے سلسلے میں

سیدنا عمار بن یاسر کو قتل کرنے والا اور سامان لوٹنے والا جہنم میں ہے کی ایک اور سند ہے جو کہ سلسلہ احادیث الصحیحہ اور دوسری کتب میں ہے جس کی سند کچھ اس طرح ہے

لیث بن أبی سلیم عن مجاهد عن عبد الله بن عمرو بن العاص .....الخ

اس حدیث کی سند میں لیث بن أبی سلیم کا مختصر تعارف

نام : لیث بن أیمن بن زنیم

الشهرة : اللیث بن أبي سلیم القرشي

كنيت : أبو بكر, أبو بكير: النسب : الكوفي, القرشي

المتوفى : 138 هـ: الرتبة : ضعيف الحديث

الجرح و التعديل

لیث بن ابی سلیم جمہورمحدثین کے نزدیک ضعیف راوی ہے

أبو أحمد الحاكم : ليس بالقوي

أبو أحمد بن عدي الجرجاني : روى عنه شعبة والثوري وغيرهما من ثقات الناس ومع الضعف الذي فيه يكتب حديثه

أبو بكر البيهقي : ضعيف، ليس بالقوي، ومرة وقال: غير محتج به

أبو حاتم الرازي : يكتب حديثه، ضعيف الحديث، ومرة: لايشتغل به، مضطرب الحديث

أبو حاتم بن حبان البستي : اختلط في آخر عمره، فكان يقلب الأسانيد ويرفع المراسيل، ويأتي عن الثقات بما ليس من حديثهم

أبو حفص عمر بن شاهين : وهو به أعلم من غيره، لأنه من بلده، ولكن الكل أطلق عليه الاضطراب

أبو زرعة الرازي : لا يشتغل به، هو مضطرب الحديث، ومرة: لين الحديث لا تقوم به الحجة عند أهل العلم بالحديث

أبو عبد الله الحاكم النيسابوري : مجمع على سوء حفظه

أحمد بن حنبل : مضطرب الحديث، ولكن حدث عنه الناس، ومرة: لا يفرح بحديثه، ومرة: يرفع أشياء لا يرفعها غيره فلذلك ضعفوه

أحمد بن شعيب النسائي : ضعيف

إبراهيم بن يعقوب الجوزجاني : يضعف حديثه

الصحيفه فے الاحاديث الضعيفه من واقعه كربلا
انجنيئر محمد على مرزا صاحب

ابن حجر العسقلاني : صدوق اختلط جدا ولم يتميز حديثه فترك، وقال في المطالب العالية: ضعيف

الحسن بن الصباح البزار : أصابه اختلاط فاضطرب حديثه، لا نعلم أحدا ترك حديثه، ولم يثبت عنه الاختلاط فبقى في حديثه لين

الدارقطني : صاحب سنة، يخرج حديثه، ومرة: ليس بحافظ، ومرة: سيئ الحفظ، ومرة: ضعيف

الذهبي : فيه ضعف يسير من سوء حفظه

زكريا بن يحيى الساجي : صدوق فيه ضعف، سيئ الحفظ كثير الغلط

عثمان بن أبي شيبة العبسي : صدوق، ولكن ليس بحجة، ومرة قال: أنه ثقة

عيسى بن يونس السبيعي : رأيته وكان قد اختلط

محمد بن إسماعيل البخاري : صدوق يهم، ومرة: صدوق

يحيى بن سعيد القطان : كان سيئ الرأي فيه جدا

يحيى بن معين : منكر الحديث، ومرة: ضعيف إلا أنه يكتب حديثه، ومرة: أضعف من عطاء ويزيد، ومرة: ليس به بأس، وعامة شيوخه لا يعرفون، ومرة: ليس حديثه بذاك ضعيف، وفي رواية ابن محرز عنه سئل عن كتابة حديثه قال: نعم

يعقوب بن شيبة السدوسي : صدوق، ضعيف الحديث

واقعہ کربلا کے حقیقی پس منظر ریسرچ کے حوالے سے حضرت ابو الغادیہ اور حضرت عمار بن یاسر سے متعلق ایک اور سند

أبوحفص و كلثوم عن أبى غادية قال ---- فقيل قتلت عمار بن ياسر و أخبر عمر و بن العاص فقال : سمعت رسول الله ﷺ يقول : إن قاتله و سالبه فى النار --- إلخ" (طبقات ابن سعد جلد 03 و اللفظ لہ،مسند احمد 17929(جلد نمبر 07 ، صحفہ نمبر-337 اور سلسلہ الصحيحة)

حديث -- ابو حفص وكلثوم عن أبى الغاديہ قال ....فقيل قتلت عمار بن ياسر -------------- إلخ

اگرچیکہ شیخ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ نے اس روایت کے بارے میں کہا ہے کہ وھذا اسناد صحیح

مگر ابو الغادیہ سے روایت دو راوی بیان کر رہے ہیں (01) ابو حفص جو کہ شیخ زبیر علی زئی رحمہ اللہ نے مجہول راوی کہا ہے اور (02) کلثوم بن جبر ثقہ راوی ہے

الصحیفہ فے الاحادیث الضعیفہ من واقعہ کربلا
انجنیئر محمد علی مرزا صاحب

امام حماد بن سلمہ نے یہ وضاحت نہیں کی کہ یہ کس راوی کے الفاظ ہیں ابو حفص (مجہول) کے یا کلثوم بن جبر کے اور اس بات کی کوئی صراحت نہیں ہے

شیخ زبیر علی زئی رحمہ اللہ کی ذکر کردہ اس طبقات ابن سعد اور مسند احمد والی کے بارے میں علامہ، محدث ذہبی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

" روى حماد بن سلمة عن كلثوم عن أبي الغادية ثم ساق الحديث، وقال رحمه الله " إسناده فيه انقطاع

پوری حدیث ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں اس میں انقطاع ہے۔
(سير أعلام النبلاء 2/ 544)

اگر انجنیئر صاحب اس روایت کو شیخ البانی رحمہ اللہ کی تحکیم میں صحیح مانتے ہیں تو اسی سند سے طبقات ابن سعد کی روایت کو بھی صحیح ماننا پڑے گا کیوں کہ اس حدیث میں واضح ہے کہ حضرت عمار بن یاسر نے حضرت عثمان کو گالیاں دی مدینہ کے اندر جس کی وجہ سے حضرت ابو الغادیہ نے عمار بن یاسر کو شہید کردیا

طبقات الکبریٰ کی روایت جس میں ابو غادیتہ نامی صحابی نے حضرت عمار بن یاسرؓ کو قتل کیا نقل کئے دیتے ہیں

قال: أخبرنا عفان بن مسلم قال: أخبرنا حماد بن سلمة قال: أخبرنا أبو حفص وكلثوم بن جبر عن أبي غادية قال: سمعت عمار بن ياسر يقع في عثمان يشتمه بالمدينة قال: فتوعدته بالقتل قلت: لئن أمكنني الله منك لأفعلن. فلما كان يوم صفين جعل عمار يحمل على الناس. فقيل هذا عمار. فرأيت فرجة بين الرئتين وبين الساقين. قال فحملت عليه فطعنته في ركبته. قال: فوقع فقتلته. فقيل قتلت عمار بن ياسر

ابن سعد کہتے ہیں: مجھے عفان بن مسلم نے خبر دی انہوں نے کہا ہمیں حماد بن سلمہ نے خبر دی اور انہوں نے کہا کہ ہمیں ابو حفص اور کلثوم بن جبر نے خبر دی اور انہوں نے ابو غادیہ سے جس نے کہا کہ میں نے عمار بن یاسر کو عثمان کو برا بھلا اور گالیاں دیتے مدینہ میں سنا تو میں تو میں اس سے کو قتل کرنے کا عندیہ دیا۔ اور مزید کہا کہ اگر اللہ نے مجھے تم پر کنٹرول دیا تو ضرور بالضرور کروں گا۔ چنانچہ جب صفین کی جنگ رونما ہوئی اور حضرت عمار ع لوگوں پر حملہ کرنے لگے تو کہا گیا یہ عمار ہے تو میں (یعنی ابو غادیہ) نے ان کے جسم میں حملہ کی گنجائش دیکھی (مفہوم) پس میں نے ادھر حملہ کیا اور ان کی ران پر زخم پہنچایا چنانچہ وہ تیر بھدف ثابت ہوا اور میں نے ان کو قتل کیا تو پس کہا گیا کہ تو (ابو غادیہ) نے عمار بن یاسر کو قتل کیا۔

طبقات ابن سعد یا طبقات الکبری)حوالہ[طبقات الکبری جلد 3 ص 2)

مسند احمد بن حنبل حدیث نمبر 16818 اور اسلام 360 کے حوالے سے حدیث نمبر 12351 کی صحیح حدیث ہے کہ حضرت ابو الغادیہ نے عمار بن یاسر کو شہید کردیا ۔

عَنِ ابنِ عَوْنٍ، عَنْ كُلْثُومِ بْنِ جَبْرٍ قَالَ: كُنَّا بِوَاسِطِ الْقَصَبِ عِنْدَ عَبْدِ الْأَعْلَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ: فَإِذَا عِنْدَهُ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ: أَبُو الْغَادِيَةِ اسْتَسْقَى مَاءً، فَأُتِيَ بِإِنَاءٍ مُفَضَّضٍ فَأَبَى أَنْ يَشْرَبَ، وَذَكَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ هٰذَا الْحَدِيثَ ((لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا، أَوْ ضُلَّالًا، شَكَّ ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ،يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ.)) فَإِذَا رَجُلٌ يَسُبُّ فُلَانًا فَقُلْتُ: وَاللهِ! لَئِنْ أَمْكَنَنِي اللهُ مِنْكَ فِي كَتِيبَةٍ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ صِفِّينَ إِذَا أَنَا بِهِ وَعَلَيْهِ دِرْعٌ، قَالَ: فَفَطِنْتُ إِلَى الْفُرْجَةِ فِي جُرُبَّانِ الدِّرْعِ فَطَعَنْتُهُ فَقَتَلْتُهُ فَإِذَا هُوَ عَمَّارُ بْنُيَاسِرٍ، قَالَ: قُلْتُ: وَأَيَّيِدٍ كَفَتَاهُ يَكْرَهُ أَنْ يَشْرَبَ فِي إِنَاءٍ مُفَضَّضٍ، وَقَدْ قَتَلَ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ. (مسند احمد: ١٦٨١٨)

کلثوم بن جبر کہتے ہیں:کہ ہم واسط القصب نامی مقام میں عبد الا علی بن عبداللہ بن عامر کے ہاں موجود تھے، وہاں محفل میں ابو الغادیہ نامی ایک آدمی تھا، اس نے پینے کے لیے پانی طلب کیا، ایک ایسے برتن میں اسے پانی دیا گیاجس کا کنارا ٹوٹا ہوا تھا، اس نے اس برتن میں پانی پینے سے انکار کر دیا اور دوران گفتگو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس فرمان کا بھی ذکر ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ میرے بعد کا فریا گمراہ نہ ہو جانا کہ تم ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔ وہی آدمی دوران گفتگو (یعنی سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو گالیاں دینے اور برا بھلا کہنے لگا، میں نے کہا: اللہ کی قسم اگر کسی لشکر میں اللہ نے مجھے تجھ (یعنی حضرت عمار بن یاسر) پر موقع دیا تو دیکھی جائے گی، جنگ صفین کے دن وہ (حضرت عمار بن یاسر) زرہ پہنے ہوئے تھا، زرہ کے حلقوں میں خالی جگہ کو تاک کرمیں نے اسے نیزہ مار کر قتل کر دیا، وہ عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ تھے، کلثوم کہتے ہیں: اس نوجوان کی طرح کا کون سا ہاتھ ہے ایک دن حدیث نبوی کے پیش نظر کنارا ٹوٹے ہوئے برتن میں پانی پینے سے انکار کر دیا اور ایک موقع یہ بھی تھا کہ اس نے سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو قتل کر دیا۔

www.theislam360.com

اسی طرح مسند احمد بن حنبل حدیث نمبر 12351 کی حدیث میں بھی وضاحت ہورہی ہے کہ حضرت ابو الغادیہ (یسار بن سبیع) نے حضرت عمار بن یاسر کو حضرت عثمان غنی کو گالیاں دینے کی وجہ سے شہید کردیا مگر (اس مسند احمد بن حنبل کی حدیث میں یسب فلاں کا ترجمہ انجینئر صاحب نے کیا ہے کہ میری محبوب شخصیت کا تذکرہ برائی کے ساتھ کیاجب کہ بخاری شریف خالد بن ولید کے حوالے سے یسب کا ترجمہ گالی کیا ہے) اور مسند احمد بن حنبل کی حدیث کی وضاحت طبقات ابن سعد (طبقات الکبری) میں بھی ہورہی ہے جس حدیث کی سند شیخ البانی رحمہ اللہ کے نزدیک صحیح ہے اب اگر کوئی ناصبی آپ (انجنیئر صاحب) کے الفاظ کو اس طرح بولے کہ حضرت ابو الغادیہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو قتل کر دیا اس لیے کہ انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو گالیاں دی (فلاں رضی اللہ عنہ نے فلاں رضی اللہ عنہ کو فلاں رضی اللہ عنہ کی وجہ سے شہید کردیا)

الصحیفه فے الاحادیث الضعیفه من واقعه کربلا
انجنیئر محمد علی مرزا صاحب

واقعہ کربلا کے حقیقی پس منظر ریسرچ پیپر کے صفحہ نمبر 12 کے تحت سنن الکبری البیہقی کی حدیث نمبر 5305

سنن الکبری البیہقی حدیث نمبر 5305 قال شیخ زبیر علی زئی اسناد صحیح واقعہ کربلا کے صفحہ نمبر 12 پر حدیث نمبر 24

حدیث کی سند

.....ثنا یونس وهو ابن محمد المودب، ثنا آبو شهاب، ثنا یونس بن عبید عن نافع قال..... إلخ

سنن الکبری البیہقی کی اس حدیث کی سند میں یونس بن عبید معنعن راوی ہے اور اس کے عن کی وجہ سے یہ حدیث ضعیف ہے

يونس بن عبيد البصري من حفاظ البصرة ثقة مشهور وصفه النسائي بالتدليس وكذا ذكره السلمي عن الدارقطني طبقات المدلسين ابن حجر العسقلاني

یونس بن عبید کا امام نافع سے سماع بھی ثابت نہیں ہے لم یونس بن عبید یسمع من نافع جیسا کہ امام بخاری نے کہا کہ ما اری یونس بن عبید سمع من نافع (ترتیب علل امام ترمذی الکبیر)

امام ابو داؤد نے کہا ہے کہ لم یسمع یونس بن عبید من نافع شیاء (سوالات آلاجری)

تنبیہ

شیخ زبیر علی زئی رحمہ اللہ اپنے مقالات جلد اول صفحہ نمبر 123 پر نزول عیسیٰ کے موضوع پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق المعجم الاؤسط کی حدیث کے حوالے سے تحکیم کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ امام ہیثمی رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ اسے طبرانی نے المعجم الکبیر اور المعجم الاوسط میں راویت کیا ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں اور بعض میں ضعف ہے جو کہ مضر نہیں.آگے شیخ زبیر علی زئی صاحب نوٹ لگا کر لکھتے ہیں کہ اس روایت کی سند میں یونس بن عبید اور حسن بصری دونوں کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے.

شیخ زبیر علی زئی کے تلامذہ غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری صاحب نے بھی اس حدیث کو ضیعف کہا ہے یونس بن عبید کے عن کی وجہ سے

امام ابو حنیفه اور حب علی والے واقعے کی کتاب کشف الآثار الشریفه فے مناقب امام ابی حنیفه

مفتی صاحب آن لائن آ جائیے وڈیو میں 5 اماموں پر فتویٰ میں انجنیئر صاحب نے امام ابو حنیفہ اور حب علی کے موضوع پر گفتگو کی اور کشف الآثار الشریفه فے مناقب امام ابی حنیفه سے حوالہ دیا

الصحیفه فے الاحادیث الضعیفه من واقعه کربلا
انجنیئر محمد علی مرزا صاحب

امام ابو حنیفہ فرماتے ہیں کہ اگر ہم اس زمانے میں ہوتے تو حضرت معاویہ کے مقابلے میں حضرت علی کی مدد کرتے اور ان کے ساتھ ہو کر حضرت معاویہ سے حضرت علی کی حمایت میں جنگ کرتے

اس طرح کی رائے انجینئر صاحب نے دی اور پھر امام ابوحنیفہ کا حوالہ دینا پڑا

جب حسن نثار نے رسول اللہ کی محبت میں کلام لکھا کہ تیرے ہوتے ہوئے جنم لیا ہوتا اس فقرے کو انجنیئر صاحب نے مکمل کیا کہ آپ (حسن نثار) ابو جہل ہوتے (معاذاللہ)

جب کہ اپنی محبت کا اظہار کرنے کے لیے مولا علی علیہ السلام کے ساتھ ہونے کا دعویٰ کیا اور دوسروں کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تعریفی کلام کا مذاق اڑایا کیا یہ دوہرا معیار نہیں ؟؟؟ اب اگر کوئی ناصبی کہا دے کہ انجنیئر صاحب خارجی ہوتے تو یہ کتنی غلط بات ہوگی جس طرح انجنیئر صاحب نے حسن نثار کے لیے ابو جہل کا لفظ استعمال کیا

امام ابو حنیفہ والا واقعہ صحیح سند سے ثابت نہیں ہے جس کتاب سے حوالہ لیا گیا ہے اس کے مصنف پر بھی احادیث گھڑنے اور جھوٹا اور مدلس ہونے کی محدثین کی جرح ہے

شیخ زبیر علی زئی رحمہ اللہ نے کشف الآثار الشریفہ فے مناقب امام ابی حنیفہ رحمہ اللہ والی کتاب کے مصنف ابو محمد عبداللہ بن محمد بن یعقوب الحارثی کا تعارف کرواتے ہوئے لکھا ہے کہ یہ شخص وضع حدیث کے ساتھ متہم ہے

نور العینین فی اثبات رفع الیدین کے صفحہ نمبر 43 (نواں مغالطہ) اور تحقیقی مقالات جلد نمبر 05 اور صحفہ نمبر 235 سے 244

امام ابو حنیفہ اور حب علی والے واقعے کی کتاب کشف الآثار الشریفہ فے مناقب امام ابی حنیفہ کے **مصنف عبد اللہ بن محمد بن یعقوب بن الحارث کا مختصر تعارف**

نام : عبد الله بن محمد بن يعقوب بن الحارث

الشهرة : عبد الله بن محمد الحارثي

كنيت : أبو محمد: النسب : الحارثي, الكلاباذي, البخاري

المتوفی : 340 ھ: الرتبة : متهم بالوضع

الجرح و التعدیل

عبد اللہ بن محمد بن یعقوب بن الحارث متہم بالوضع راوی ہے

أبو الفرج بن الجوزي : اتهمه بالوضع

أبو زرعة الرازي : ضعيف

أبو سعيد الرواس : يتهم بوضع الحديث

أبو عبد الله الحاكم النيسابوري : صاحب عجائب وأفراد عن الثقات

أبو يعلى الخليلي : لين، ضعفوه كان يدلس

أحمد بن علي السليماني : يضع الأسانيد على المتون، والمتون على الأسانيد

الخطيب البغدادي : صاحب عجائب ومناكير وغرائب، وليس بموضع الحجة

امام ابو حنیفہ والے واقعے کی کتاب کشف الآثار الشریفہ فے مناقب امام ابی حنیفہ کے اندر موجود واقعے ---- حضرت علی کے ساتھ جنگ صفین میں حضرت معاویہ کے مقابلے میں جنگ میں حمایت

اس واقعے کی سند حدثت عن حم بن نوح البلخي قال سمعت سلم بن سالم ، قال سمعت بكير بن معروف يقول .... إلخ

کتاب کشف الآثار الشریفہ فے مناقب امام ابی حنیفہ واقعہ نمبر 2122

اس واقعے کی سند میں ایک راوی سلم بن سالم کا مختصر تعارف

نام : سلم بن سالم

الشهرة : سلم بن سالم البلخي

كنيت : أبو محمد, أبو عبد الرحمن

النسب : البلخي, الخراساني: الرتبة : ضعيف الحديث

الجرح و التعديل

سلم بن سالم البلخي ضعيف الحديث راوی ہے

أبو أحمد بن عدي الجرجاني : له أفراد وغرائب وأرجو أن يحتمل حديثه

أبو الفرج بن الجوزي : **كان داعية إلى الإرجاء وقد اتفق المحدثون على تضعيف رواياته**

أبو حاتم بن حبان البستي : منكر الحديث يقلب الأخبار قلبا وكان مرجئ شديد الإرجاء داعية إليها

أبو داود السجستاني : ليس بشيء كان مرجئا، أحمد لم يكتب عنه قال كنت أراه في القطيعة

أبو زرعة الرازي : لا يكتب حديثه كان مرجئا وكان لا وأومى بيده يعنى لا يصدق

أبو يعلى الخليلي : أجمعوا على ضعفه

أحمد بن حنبل : سلم بن سالم البلخي ليس بذاك في الحديث وضعيف

أحمد بن سيار المروزي : كان زاهدا وكان رأسا في الارجاء داعية وكان يروى أحاديث ليست لها خطم ولا أزمة شبيهة بالموضوع

أحمد بن شعيب النسائي : ضعيف

ابن أبي حاتم الرازي : ضعف حديثه

حنبل بن إسحاق الشيباني : كان عبدا صالحا لم أكتب عنه شيئا كان لا يحفظ الحديث وكان يخطئ

علي بن المديني : مرجئ وكان ضعيف الحديث

يحيى بن معين : من رواية معاوية قال: ضعيف، ومن رواية العباس قال: ليس بشئ، ومن رواية أحمد بن زهير قال: ليس حديثه بشيء

جنگ صفین کے موقعہ پر تحکیم مولا علی اور حضرت معاویہ

انجینئر صاحب نے جنگ صفین کے موقعہ پر تحکیم کے موضوع پر وڈیو کلپ میں خصائص علی (امام احمد بن شعیب النسائی) کی کتاب کے صفحہ نمبر 275 اور 276 حدیث نمبر 191 کو دیکھایا اس کتاب کے صفحہ کو سکرین پر بھی دیکھایا مگر خصائص علی کی تحقیق و تخریج (غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری صاحب) کی نہ بتائی اور نہ دیکھائی کیوں کہ اس صفحہ پر غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری صاحب نے اس حدیث کی تحکیم میں اسنادہ ضعیف لکھا ہوا ہے خصائص علی حدیث نمبر 191 کی سند میں ابو مالک عمرو بن ہاشم ضعیف راوی ہے اور محمد بن اسحاق مدلس ہیں جو کہ عن سے بیان کر رہے ہیں اور سماع کی تصریح ثابت نہیں یوں یہ روایت سخت ضعیف ہے

خصائص علی (امام احمد بن شعیب النسائی) حدیث نمبر 191 اور صحفہ نمبر 275 اور 276 سیدنا مولا علی علیہ السلام کی مذکورہ بالا صفات کی موید روایات

حدیث کی سند۔ اخبرنی معاویہ بن صالح قال : حدثنا عبد الرحمن بن صالح قال : حدثنا عمرو بن ہاشم الجنبی, الکوفی، عن محمد بن اسحاق ، عن محمد بن کعب القرظی عن علقمہ بن قیس قال قلت لعلی...... إلخ

اس حدیث کی سند میں محمد بن اسحاق مدلس راوی ہیں جو کہ عن سے بیان کر رہے ہیں اور سماع کی صراحت نہیں ہے اور اسی **حدیث کی سند میں دوسرا راوی عمرو بن ہاشم الکوفی کا مختصر تعارف**

نام : عمرو بن هاشم

الشهرة : عمر بن هاشم الجنبي

كنيت : أبو مالك: النسب : الجنبي, الكوفي

الرتبة : ضعيف الحديث

الجرح و التعديل

عمر بن ھاشم الجنبی ضعیف الحدیث راوی ہے

أبو أحمد الحاكم : ليس بالقوي عندهم

أبو أحمد بن عدي الجرجاني : له أحاديث غرائب حسان، وإذا حدث عن ثقة فهو صالح الحديث، وإذا حدث عن ضعيف كان يكون فيه بعض الإنكار، وهو صدوق إن شاء الله

أبو حاتم الرازي : لين الحديث، يكتب حديثه

أبو حاتم بن حبان البستي : كان ممن يقلب الأسانيد ويروي عن الثقات مالا يشبه حديثه الأثبات، لا يجوز الاحتجاج بخبره

أحمد بن حنبل : صدوق ولم يكن صاحب حديث

أحمد بن شعيب النسائي : ليس بالقوي

ابن حجر العسقلاني : لين الحديث، أفرط فيه ابن حبان

محمد بن إسماعيل البخاري : فيه نظر، ومرة: مقارب الحديث

محمد بن سعد كاتب الواقدي : صدوق ولكنه يخطئ كثيرا

مسلم بن الحجاج النيسابوري : ضعيف الحديث

یحیی بن معین : لم یکن به بأس، وفي رواية ابن محرز عنه قال: قد سمعنا نحن منه

جنگ صفین کے موقعہ پر تحکیم مولا علی اور حضرت معاویہ

اس طرح اسی وڈیو جنگ صفین کے موقعہ پر تحکیم کے موضوع پرایک اور حدیث دیکھائی مصنف عبد الرزاق کے حوالے سے یہ **حدیث مصنف عبد الرزاق میں جلد نمبر 04 اور حدیث نمبر 9770**

غزوہِ ذات السلاسل، حضرت علی اور حضرت معاویہ کا واقعہ

اس کی سند **میں امام شہاب زہری مدلس بھی ہیں** اور تابعی بھی یہ مرسل روایت ہے کیوں کہ امام زہری اصحابی کے واسطہ کے بغیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کر رہے ہیں

مراسیل زہری محدثین کے نزدیک حجت نہیں ہیں

اس حدیث کی سند: **عبد الرزاق ، عن معمر ،عن زہری قال: ثم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم .... إلخ**

مراسیل زہری اور محدثین

چونکہ امام زہری کبار تابعین میں سے نہیں تھے اس لئے ان کی مراسیل (وہ روایات جو انہوں نے براہ راست نبی سے روایت کیں) باقیوں کی نسبت زیادہ ضعیف اور متکلم فیہ ہیں۔

احمد بن سنان روایت کرتے ہیں کہ امام یحیی بن سعید القطان زہری کی مراسیل کو کچھ نہیں سمجھتے تھے اور فرماتے تھے: "هُوَ بِمَنْزِلَةِ الرِّيحِ" یعنی ان کی مراسیل ہوا کی طرح ہیں۔ (المراسیل لابن ابی حاتم: 3/1، واسنادہ صحیح)۔

امام یحیی بن معین فرماتے ہیں: "مَرَاسِيلُ الزُّهْرِيِّ لَيْسَ بِشَيْءٍ" زہری کی مراسیل کچھ چیز نہیں ہیں۔ (المراسیل لابن ابی حاتم: 3/1، واسنادہ صحیح)۔

امام شمس الدین الذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "قُلْتُ: مَرَاسِيْلُ الزُّهْرِيِّ كَالمُعْضَلِ؛ لأَنَّهُ يَكُوْنُ قَدْ سَقَطَ مِنْهُ اثْنَانِ، وَلاَ يَسُوغُ أَنْ نَظُنَّ بِهِ أَنَّهُ أَسقَطَ الصَّحَابِيَّ فَقَطْ، وَلَوْ كَانَ عِنْدَه عَنْ صَحَابِيٍّ لأَوضَحَهُ، وَلَمَا عَجِزَ عَنْ وَصْلِهِ، وَلَوْ أَنَّهُ يَقُوْلُ: عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ -صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- وَمَنْ عَدَّ مُرْسَلَ الزُّهْرِيِّ كَمُرْسَلِ سَعِيْدِ بنِ المُسَيِّبِ، وَعُرْوَةَ بنِ الزُّبَيْرِ، وَنَحْوِهِمَا، فَإِنَّهُ لَمْ يَدرِ مَا يَقُوْلُ، نَعَمْ، مُرْسَلُه كَمُرْسَلِ قَتَادَةَ، وَنَحْوِه"
میں کہتا ہوں کہ زہری کی مراسیل معضل روایت کی طرح ہیں کیونکہ اس میں انہوں نے دو راویوں

کو سقط کیا ہو گا، اور یہ جائز نہیں کہ ہم یہ خیال کریں کہ انہوں نے صرف صحابی کا نام ہی سقط کیا ہو گا۔ اگر زہری نے کوئی روایت براہ راست کسی صحابی سے روایت کی ہوتی تو وہ اسے بیان کر دیتے اور اس روایت کو متصل بنانے سے عاجز نہ ہوتے اگرچہ انہوں نے عن بعض اصحاب النبی ﷺ بھی کہا ہوتا۔ جو بھی زہری کی مرسل کو سعید بن المسیب اور عروہ بن الزبیر جیسے کبار تابعین کی مرسل کے برابر گنتا ہے تو اس کو خود نہیں پتہ کہ وہ کیا کہہ رہا ہے۔ ہاں البتہ زہری کی مرسل قتادہ جیسے (صغار تابعین) کے جیسی ہے۔ (سیر اعلام النبلاء: 339/5)۔

حضرت معاویہ اور حضرت حسن کی شہادت

واقعہ کربلا ریسرچ پیپر کے صفحہ نمبر 15 پر حدیث نمبر 31 کے تحت 2 احادیث میں سے ایک حدیث ابوداؤد کے حوالے سے جس کی سند یہ ہے

حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدٍ الْحِمْصِيُّ، حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ، عَنْ بَحِيرٍ، عَنْ خَالِدٍ، قَالَ: وَفَدَ الْمِقْدَامُ بْنُ مَعْدِ يكَرِبَ، وَعَمْرُو بْنُ الْأَسْوَدِ، وَرَجُلٌ مِنْ بَنِي أَسَدٍ مِنْ أَهْلِ قِنَّسْرِينَ إِلَى مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ...... إلخ

سنن ابی داؤد حدیث نمبر: 4131

بوداؤد کی حدیث کی اس سند میں بقیہ بن ولید راوی ہے جو کہ تدلیس التسویہ کیا کرتا تھا تدلیس التسویہ کرنے والے راوی کے لیے صرف اپنے استاد ہی سے نہیں بلکہ پوری سند میں سماع کی تصریح کرنا ضروری ہے لیکن ابوداؤد والی سند میں سماع کی صراحت نہیں ہے لہذا یہ روایت ضعیف ہے

واقعہ کربلا ریسرچ پیپر کے صفحہ نمبر 15 پر حدیث نمبر 31 کے تحت دوسری حدیث مسند احمد بن حنبل حدیث نمبر 17321 کی حدیث کی سند: ,, **بقیہ بن ولید ثنا بحیر بن سعد عن خالد بن معدان ،،**

مسند احمد بن حنبل کی حدیث کی سند میں اگرچہ بقیہ بن ولید نے اپنے استاد بحیر سے سننے کی وضاحت کر دی ہے لیکن آگے بحیر کے خالد بن معدان سے سننے کی صراحت موجود نہیں ہے جبکہ تدلیس تسویہ والے راوی کے بعد آخر سند تک سماع کی صراحت ہونا اس حدیث کی صحت کے لیے ضروری ہے

حافظ ابن حجر عسقلانی نے اسی سند بقیہ بن ولید ثنا بحیر بن سعد عن خالد بن معدان کے بارے میں لکھتے ہیں

بقیہ نے اس سند میں اپنے سماع کی صراحت کرکے اپنی تدلیس سے تو بے خوف کردیا مگر بحیر عن خالد بن معدان میں ابھی بھی غور کیا جائے گا اور حدیث کی صحت کے لیے ان کے سماع کی

صراحت تلاش کی جائے گی اگر مکمل سند میں صراحت مل گئی تو راویت صحیح ورنہ ضعیف ہوگی کیونکہ بقیہ بن ولید تدلیس الستویہ کا مرتکب تھا (اتحاف المهرہ لا بن حجر)

ابی داؤد اور مسند احمد بن حنبل کی احادیث کو شیخ زبیر علی زئی نے حسن اور شیخ ناصر الدین البانی نے صحیح کہا ہے

ان احادیث کی سند میں راوی بقیہ بن ولید کا مختصر تعارف

نام : بقية بن الوليد بن صائد بن كعب بن حريز

الشهرة : بقية بن الوليد الكلاعي

كنيت : أبو يحمد: النسب : الحمصي, الحميري, الميتمي, الكلاعي

الرتبة : صدوق كثير التدليس عن الضعفا

بقیہ بن ولید کی تدلیس الستویہ اور محدثین

امام احمد بن حنبل بقیہ بن ولید کی ایک راویت کے بارے میں لکھتے ہیں

یہ منکر حدیث ہے کیونکہ بقیہ راوی مدلسین میں سے ہیں ۔ یہ بسا اوقات ضعیف راویوں سے روایت کرکے سند میں سے انہیں حذف کر دیتا ہے (الجامع لعلوم الامام احمد ،علل الحدیث)

امام ابن حبان بھی یہی فرماتے ہیں کہ یہ ثقہ راویوں کے درمیان سے ضعیف راوی کو گرا دیتا تھا (المجروحین)

ابن القطان : بقیہ قال حدثنا بن حریج والی سند کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اس میں بقیہ بن ولید نے اگرچہ اپنے سننے کی وضاحت کر دی ہے مگر اب بھی تدلیس الستویہ والی علت باقی ہے ، تدلیس الستویہ والی مکمل سند میں سماع کی صراحت ضروری ہے لہذا بقیہ کا صرف اپنے استاد سے سماع کی صراحت کرنا کافی نہیں ہے (التلخیص الحبیر)

حافظ بوصیری لکھتے ہیں بقیہ بن ولید تدلیس الستویہ کرتا تھا

حافظ ابن حجر العسقلانی فرماتے ہیں کہ بقیہ بن ولید صدوق راوی ہے مگر تدلیس الستویہ کرتا ہے اور اس نے یہ روایت اپنے شیخ اور اپنے شیخ کے شیخ سے عن سے بیان کی ہے (موافقہ خبر الخبر فی تخریج احادیث المختصر)

امام ابو حاتم الرازی تدلیس الستویہ کے متعلق کہتے ہیں کہ بقیہ بن ولید یہ کام یعنی تدلیس الستویہ والا لوگوں میں سب سے زیادہ کرنے والا تھا (علل الحدیث لابن ابی حاتم)

حافظ صلاح الدین علائی کے نزدیک بھی بقیہ تدلیس تسویہ سے دوچار تھے فرماتے ہیں

بقية بن الوليد مشهور به مكثر له عن الضعفاء يعاني التسوية (جامع التحصيل، ص: 105)

حافظ زرکشی تدلیس تسویہ کی مثال دیتے ہوئے فرماتے ہیں

وممن اشتهر بفعل هذا بقية بن الوليد

بقیہ بن الولید تدلیس تسویہ کرنے میں مشہور تھے۔(النكت على مقدمة ابن الصلاح للزركشي :2/ 106)"

حافظ ابن العراقی فرماتے ہیں کہ بقیہ تدلیس کی قبیح ترین قسم تدلیس تسویہ میں ملوث تھے

بقية بن الوليد مشهور بالتدليس مكثر له عن الضعفاء يعاني تدليس التسوية وهو أفحش أنواع التدليس (المدلسين، ص: 37)

سبط ابن العجمی بھی فرماتے ہیں کہ بقیہ تدلیس تسویہ کرتے تھے۔

بقية بن الوليد مشهور بالتدليس مكثر له عن الضعفاء وتعاني تدليس التسوية (التبيين لأسماء المدلسين ، ص: 16)

علامہ البانی سے بقیہ بن ولید کی تدلیس تسویہ کا ثبوت بھی ہے ، چنانچہ لکھتے ہیں

قلت: إن سلم من وهم بقية ففيه تدليسه تدليس التسوية لأنه عنعن لشيخه

میں (البانی) کہتا ہوں کہ اگر یہ بقیہ کے وہم سے محفوظ ہے تو اس میں بقیہ کی تدلیس تسویہ موجود " ہے کیوں کہ اس نے اپنے شیخ کے شیخ سے صیغہ "عن" سے روایت بیان کر رکھی ہے۔"(إرواء الغليل :3/ 89)

شیخ البانی اور شاگرد علامہ ابو اسحاق الحوینی

شیخ ناصر الدین البانی کے شاگرد شیخ ابو اسحاق الحوینی نے اپنے استاد محترم شیخ البانی سے بقیہ بن ولید کی تدلیس تسویہ کے مسئلے میں اختلاف کیا ہے اور انہوں نے بھی بقیہ بن ولید کو تدلیس الستویہ کا مرتکب قرار دیا ہے ۔۔۔ہمارے شیخ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ نے بھی مجھ سے فرمایا تھا کہ میرے علم کے مطابق بقیہ بن ولید عام تدلیس کرتاہے لیکن بعد میں (شیخ البانی کی وفات کے بعد) دلائل سے ثابت ہوا کہ بقیہ عام تدلیس نہیں بلکہ تدلیس تسویہ کرتا تھا (نثل النبال بمعجم الرجال)

محدث العصر حافظ زبیر علی زئی کے حوالے سے کہا گیا وہ بقیہ کو تدلیس تسویہ سے بری سمجھتے تھے۔

الصحیفہ فے الاحادیث الضعیفہ من واقعہ کربلا
انجنیئر محمد علی مرزا صاحب

عرض ہے کہ حافظ زبیر علی زئی ایک عبارت کا ترجمہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں: "--- اور بقیہ بن الولید تدلیس شیوخ (یعنی تدلیس تسویہ) کرتے تھے۔(مقالات : 137/2)

ایک مقام پر بقیہ حدثنی بحیر عن خالد بن معدان سند سے مروی روایت کے بارے فرماتے ہیں

اسناده ضعیف اخرجہ النسائی --- من حدیث بقیۃ بہ وھو یدلس تدلیس التسویہ ولم اجد تصریح سماعہ المسلسل ومع ذلک صححہ الحاکم علی شرط مسلم --- ووافقہ الذھبی(!)

اس کی سند ضعیف ہے ، نسائی نے بقیہ --- کی سند سے اس کی تخریج کی ہے اور بقیہ تدلیس تسویہ " کرتا تھا اور میں اس کی تصریح بالسماع مسلسل نہیں پا سکا ، اس (قبیح ترین تدلیس) کے باوجود حاکم نے اس کو مسلم کی شرط پر صحیح کہااور ذہبی نے موافقت کی ہے(!)۔"(سنن ابی داود : 2515، دارالسلام)

اگرچہ ان کی بعد میں تحقیق بدل گئی تھی، لیکن **بقیہ بن ولید کا تدلیس تسویہ کرنا ہی راجح ہے**۔ یاد رہے کہ کتب اصول حدیث میں بقیہ بن ولید کو تدلیس تسویہ کی مثال میں پیش کیا گیا ہے۔

تنبیہ :بقیہ کا بحیر کی کتاب سے روایت کرنا ثابت نہیں ہے ، کیوں کہ اس کی بنیاد درج ذیل قول ہے

حدثنا الفضل بن عبد الله بن سليمان، حدثنا سليمان بن عبد الحميد، حدثنا حيوة، قال: سمعت بقية يقول لما قرأت على شعبة كتاب بحير بن سعد، قال: قال لي يا أبا يحمد لو لم أسمع هذا منك لطرت (الکامل في ضعفاء الرجال :2/ 264)

اس قول کی سند میں امام ابن عدی کا شیخ الفضل بن عبداللہ بن سلیمان کذاب ہے خود امام ابن عدی اور امام دارقطنی نے اس پر جرح کر رکھی ہے ۔ (الکامل فی ضعفاء الرجال : 126/7، موسوعۃ اقوال ابی الحسن الدارقطنی فی رجال الحدیث وعللہ : 519/2) اگر یہ کوئی اور راوی ہے تو غیر موثق ہے ۔

فضیلۃ الشیخ ابو الحسن مبشر احمد ربانی ایک روایت کے بارے فرماتے ہیں

اگرچہ علامہ البانی نے اس کی سند کو حسن کہا ہے مگر یہ محل نظر ہے، کیونکہ اس کی سند میں " بقیہ بن الولید مدلس راوی ہے اور یہ تدلیس التسویہ کرتا ہے جو انتہائی بری تدلیس ہے اور اس کی تصریح بالسماع مسلسل نہیں ہے۔ (احکام و مسائل کتاب وسنت کی روشنی میں،ص : 218، نظر ثانی حافظ عبدالسلام بھٹوی ،آپ کے مسائل اور ان کا حل : 168/1)

حافظ ندیم ظہیر بقیہ بن الولید کے بارے فرماتے ہیں

الصحیفہ فے الاحادیث الضعیفہ من واقعہ کربلا
انجنیئر محمد علی مرزا صاحب

یہ صدوق حسن الحدیث ہیں ، تاہم تدلیس تسویہ سے بھی متصف ہیں ، لیکن مذکورہ حدیث کی سند " میں قطعا مضر نہیں ، کیوں کہ انہوں نے سماع بالمسلسل کیا ہوا ہے ۔" ماہنامہ اشاعۃ الحدیث ، ص : 10، فروری

شیخ زبیر علی زئی رحمہ اللہ کے شاگرد شیخ غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری صاحب بھی ابوداؤد اور مسند احمد بن حنبل والی روایات کو ضعیف قرار دیتے ہیں اس کی وجہ ہے کہ وہ بھی بقیہ بن ولید کو تدلیس الستویہ کا مرتکب قرار دیتے ہیں

ماہنامہ السنہ شمارہ نمبر 99 سے 104 اس شمارے کے صفحہ نمبر 168 سے 172 پر ان احادیث سے متعلق تفصیل موجود ہے

ابوداؤد اور مسند احمد بن حنبل والی روایات کو شیخ شعیب ارنوط نے بھی ضعیف قرار دیا ہے بقیہ بن ولید کی تدلیس تسویہ کی وجہ سے (مسند امام احمد بتحقیق شعیب ارنوط)

یوں معلوم ہوا کہ بقیہ بن ولید کی تدلیس تسویہ کا شبہ تب ہی دور ہوگا جب وہ پوری سند میں سماع کی صراحت کرے گا ورنہ نہیں مسند احمد بن حنبل والی روایت میں چونکہ بقیہ نے بحیر راوی کے اپنے شیخ خالد بن معدان سے سننے کی صراحت نہیں کی اس لیے یہ روایت بھی ضعیف ہی ہے (واللہ اعلم)

امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اور شراب سے متعلق ایک روایت

واقعہ کربلا کے حقیقی پس منظر ریسرچ پیپر صفحہ نمبر 15 حدیث نمبر 31 کے تحت مسند احمد بن حنبل کی حدیث نمبر 23329 (جلد نمبر ۔10. صفحہ نمبر 661)

حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنِي حُسَيْنٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ:''دَخَلْتُ أَنَا وَأَبِي عَلَي مُعَاوِيَةَ فَأَجْلَسَنَا عَلَي الْفُرُشِ، ثُمَّ أُتِينَا بِالطَّعَامِ فَأَكَلْنَا، ثُمَّ''أُتِينَا بِالشَّرَابِ فَشَرِبَ مُعَاوِيَةُ، ثُمَّ نَاوَلَ أَبِي، ثُمَّ قَالَ:مَا شَرِبْتُهُ مُنْذُ حَرَّمَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ''ثُمَّ قَالَ مُعَاوِيَةُ:كُنْتُ أَجْمَلَ شَبَابِ قُرَيْشٍ وَأَجْوَدَهُ ثَغْرًا، وَمَا شَيْءٌ كُنْتُ أَجِدُ لَهُ لَذَّةً كَمَا كُنْتُ أَجِدُهُ وَأَنَا شَابٌّ غَيْرُ اللَّبَنِ، أَوْ إِنْسَانٍ حَسَنِ الْحَدِيثِ يُحَدِّثُنِي

منہاج القرآن ، انجینئر صاحب اور اہل تشیع کا ترجمہ

عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں اور میرے والد حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے انہوں نے ہمیں بستر پر بٹھایا ، پھر کھانا پیش کیا جو ہم نے کھایا، پھر پینے کے لیے شراب لائی گئی جسے پہلے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے نوش فرمایا، پھر میرے والد کو وہ برتن پکڑا دیا تو وہ کہنے لگے کہ جب سے نبی ﷺ نے اس کی ممانعت فرمائی ہے، میں نے اسے نہیں پیا، پھر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں قریش کا خوبصورت ترین نوجوان

تھا اور سب سے زیادہ عمدہ دانتوں والا تھا، مجھے دودھ یا اچھی باتیں کرنے والے انسان کے علاوہ اس سے بڑھ کر کسی چیز میں لذت نہیں محسوس ہوتی تھی۔

اہل سنت (حنفی حضرات) اور اہل حدیث کا ترجمہ

صحابئ رسول عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:’’ میں اورمیرے والد امیرمعاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تو انہوں نے ہمیں بستر پربٹھایا ، پھرہمارے سامنے کھاناحاضرکیا جسے ہم نے کھایا ، پھرمشروب لائے جسے معاویہ رضی اللہ عنہ نے پیا اورپھر میرے والد کو پیش کیا ، اوراس کے بعد (حضرت معاویہ نے) کہا:میں نے آج تک اسے نہیں پیا جب سے اللہ کے رسول ﷺ نے حرام قراردیا، اس کے بعد معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:میں قریش کے نوجوانوں میں سب سے خوبصورت تھا اورسب سے عمدہ دانتوں والا تھا ، جوانی میں مجھے دودھ یا اچھی باتیں کرنے والے انسان کے علاوہ اس سے بڑھ کر کسی اور چیز میں لذت نہیں محسوس ہوتی تھی‘‘۔

اب اسی حدیث کا دوسرا طریق المصنف ابن ابی شیبہ والی روایت کا عربی متن اور ترجمہ

(ابن ابی شیبہ ج6 ص 188 الرقم: 30560)

(حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ : قَالَ : دَخَلْتُ أَنَا وَأَبِي عَلَى مُعَاوِيَةَ ، فَأَجْلَسَ أَبِي عَلَى السَّرِيرِ وَأتى بِالطَّعَامِ فَأَطْعَمَنَا ، وَأَتَى بِشَرَابٍ فَشَرِبَ ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ : مَا شَيْءٌ كُنْتُ أَسْتَلِذُّهُ وَأَنَا شَابٌّ فَآخُذُهُ الْيَوْمَ إِلَّا اللَّبَنَ ، فَإِنِّي آخُذُهُ كَمَا كُنْتُ آخُذُهُ قَبْلَ الْيَوْمِ)

ترجمہ: عبداللہ بن بریدہ کہتے ہیں کہ میں میر ے والد حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس داخل ہوئے تو آپ نے میرے والد کو چارپائی پر بٹھایا پھر کھانا لایا گیا ہم نے کھایا اور پھر مشروب لایا گیا پھر (معاویہ رضی اللہ عنہ) نے پیا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھے جوانی میں بھی دودھ سے زیادہ کوئی چیز لذت والی محسوس نہیں ہوتی تھی آج بھی میں، دودھ ہی لے رہا ہوں جیسا کہ آج سے پہلے بھی میں دودھ ہی لیتا تھا۔

مسند احمد بن حنبل حدیث نمبر 23329 کی تحکیم

اس حدیث کو شیخ زبیر علی زئی نے حسن اور شیخ شیعب ارنوط نے صحیح کہا ہے

جب کہ ماہنامہ السنہ شمارہ نمبر 99 سے 104 کے صفحہ نمبر 127اور 128 پر غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری صاحب نے اس روایت کی سند پر جرح کرتے ہوئے اس روایت کو ضعیف قرار دیتے ہیں

اس حدیث کی سند میں عبد اللہ بن بریدہ سے حسین بن واقد کی روایت منکر ہوتی ہے

الصحیفہ فے الاحادیث الضعیفہ من واقعہ کربلا
انجنیئر محمد علی مرزا صاحب

امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں

عبد اللہ بن بریدہ کی وہ روایات جو اس سے حسین بن واقد بیان کرتا ہے کس قدر منکر ہیں

(العلل ومعرفة الرجال لأحمد رواية ابنه عبد الله)

یہ جرح مفسر ہے ،جو ناقابل رد ہے (غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری صاحب)

نوٹ

اگر آپ(انجینئر صاحب) احادیث کی توثیق کے لیے اپنے ریسرچ پیپرز میں غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری صاحب کی تحقیق و تخریج کو قبول کرلیتے ہیں تو پھر اسی اصول کے تحت غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری صاحب کی احادیث پر جرح اور ضعف بھی قبول کریں اور اب کسی نہ کسی محدث نے صحیح یا ضعیف کہا ہے والا فارمولہ مانیں گے یا اپنی مرضی اور موقف کے مطابق محدثین کا سہارا لیتے رہے گے یا اہل حنفی حضرات والے کام ہیں وہ اپنے نظریات و افکار کو ثابت کرنے کے لیے یوں محدثین اور علماء کا تبادلہ کرتے رہتے ہیں واللہ اعلم شکریہ

اس روایت کی تخریج کرنے والے امام احمدرحمہ اللہ نے بھی اس روایت کو منکرقراردیاہے،چنانچہ

امام احمد بن حنبل نے کہا

حسین بن واقد ،لہ أشیاء مناکیر [سؤالات المیمونی]

ایک اورموقع پرکہا:’’ما أنکر حدیث حسین بن واقد وأبی المنیب عن بن بریدۃ‘‘[العلل ومعرفۃ الرجال]

نیز فرمایا: عبد اللہ بن بریدۃ الذی روی عنہ حسین بن واقد ما أنکرہا وأبو المنیب أیضا یقولون کأنہا من قبل ہؤلاء۔العلل ومعرفۃ الرجال

چنانچہ امام ہیثمی رحمہ اللہ نے بھی جب اس روایت کومجمع الزوائدمیں درج کیا تو منکرجملہ کو چھوڑدیا، امام ہیثمی رحمہ اللہ (المتوفی۸۰۷ھ)نے لکھا

عن عبد الله بن بريدة قال:دخلت مع أبي على معاوية فأجلسنا على الفراش ثم أتينا بالطعام فأكلنا ثم أتينا بالشراب فشرب معاوية ثم ناول أبي ثم قال معاوية:كنت أجمل شباب قريش وأجوده ثغراً وما من شيء أجد له لذة كما كنت أجده وأنا شاب غير اللبن وإنسان حسن الحديث يحدثني. رواه أحمد ورجاله رجال الصحيح وفي كلام معاوية شيء تركته مجمع الزوائد للہیثمی

الصحیفہ فے الاحادیث الضعیفہ من واقعہ کربلا
انجنیئر محمد علی مرزا صاحب

واقعہ کربلا کا حقیقی پس منظر ریسرچ پیپر کے صفحہ نمبر 04, حدیث نمبر 08 کے تحت سنن ابوداؤد کی حدیث نمبر 4607 اور جامع ترمذی کی حدیث نمبر 2676 ۔قال شیخ زبیر علی زئی اور شیخ ناصر الدین البانی اسنادہ صحیح ۔دو احادیث کا سند اور متن

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ، قَالَ: حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ مَعْدَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي **عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَمْرٍو السُّلَمِيُّ، وَحُجْرُ بْنُ حُجْرٍ**، قَالَا: أَتَيْنَا الْعِرْبَاضَ بْنَ سَارِيَةَ وَهُوَ مِمَّنْ نَزَلَ فِيهِ: {وَلَا عَلَى الَّذِينَ إِذَا مَا أَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ لَا أَجِدُ مَا أَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ}[التوبة: 92] **...... إلخ**

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ بَحِيرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ **عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَمْرٍو السُّلَمِيِّ** عَنْ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ قَالَ وَعَظَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا بَعْدَ صَلَاةِ **...... إلخ**

ان احادیث کی سند میں عبد الرحمن بن عمرو السلمی اور حجر بن حجر الکلاعی کا مختصر تعارف

نام : عبد الرحمن بن عمرو بن عبسة

الشهرة : عبد الرحمن بن عمرو السلمي

النسب الشامي, السلمي: الرتبة : مجهول الحال

نام : حجر بن حجر

الشهرة : حجر بن حجر الكلاعي

النسب الحمصي, الكلاعي: الرتبة : مجهول الحال

ان احادیث کی سند میں عبد الرحمن بن عمرو السلمی اور حجر بن حجر مجہول راویان ہیں

واقعہ کربلا ریسرچ کے صفحہ نمبر 07 پر حدیث نمبر 15 کے حوالے سے جامع ترمذی حدیث نمبر 2287 قال ترمذی والالبانی اسناد صحیح

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا أَشْعَثُ عَنْ **الْحَسَنِ عَنْ** أَبِي بَكْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ مَنْ رَأَى مِنْكُمْ**...... إلخ**

اس حدیث کی سند میں حسن البصری مدلس ہیں اور سماع کی صراحت نہیں ہے اور حسن البصری کی ابوبکرہ سے سماع میں بھی محدثین میں شدید اختلاف ہے اور جب کہ اس سلسلے میں ابوداؤد حدیث نمبر 4634 بھی ضعیف ہے اس کی سند میں بھی حسن البصری مدلس ہے اور ابوداؤد حدیث نمبر 4635 بھی ضعیف ہے اس کی سند میں ایک راوی علی بن زید بن جدعان ضعیف الحدیث راوی ہے اس طرح مسند احمد بن حنبل حدیث نمبر 20777 اور 20779 میں جو اسنادہ ہیں اسی حدیث کی ان میں بھی علی بن زید بن جدعان ضعیف الحدیث راوی ہے

الصحیفہ فے الاحادیث الضعیفہ من واقعہ کربلا
انجنیئر محمد علی مرزا صاحب

امام ابو عیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ

امام ترمذی ثقہ ہونے کے ساتھ تصحیح و تحسین میں متساہل ہیں

امام ذہبی فرماتے ہیں: ابو عیسیٰ ترمذی ،ابو عبد اللہ الحاکم اور ابو بکر البیہقی متساہل تھے (القول المقبول فی تخریج و تعلیق صلوۃ رسول

اسی طرح امام ذہبی لکھتے ہیں "پس ترمذی کی تحسین سے دھوکا نہیں کھانا چاہیے کیونکہ محققین کے نزدیک ایسی اکثر روایات ضعیف ہوتی ہیں (میزان الاعتدال للذہبی)

مزید امام ذہبی فرماتے ہیں کہ پس اس وجہ سے ترمذی کی تصحیح پر علماء اعتماد نہیں کرتے (میزان الاعتدال للذہبی)

امام ابن حجر عسقلانی نے بھی امام ترمذی کو متساہل کہا ہے (فتح الباری لابن حجر)

شیخ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ ایک حدیث پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں اور یہ بات تو بالکل واضح ہے کہ امام ترمذی رحمہ اللہ احادیث کو صحیح اور حسن قرار دینے میں متساہل ہیں(آلاحادیث الضعیفہ) اور شیخ زبیر علی زئی رحمہ اللہ بھی اپنے مقالات میں لکھ چکے ہیں کہ امام ترمذی متساہل ہیں (جامع ترمذی حدیث 257) کی تحقیق و تحکیم میں

واقعہ کربلا ریسرچ کے صفحہ نمبر 04 حدیث نمبر 08 میں سنن ابوداؤد 4607 اور جامع ترمذی 2676 کی احادیث

حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ أَبُو عُمَرَ الضَّرِيرُ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ إِيَاسٍ الْجُرَيْرِيَّ أَخْبَرَهُمْ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ الْعُقَيْلِيِّ عَنِ الْأَقْرَعِ- مُؤَذِّنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ-، قَالَ: بَعَثَنِي عُمَرُ إِلَى الْأُسْقُفِّ،...... **إلخ**

ابوداؤد کی اس حدیث کے بارے میں شیخ ناصر الدین البانی نے ضعیف الاسناد اور شیخ شیعب ارنوط نے بھی اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے

اس حدیث کی سند میں اقرع مؤذن حضرت عمر کو شیخ شعیب ارنوط لکھتے ہیں کہ اقرع مجہول راوی ہے اگرچہ امام عجلی نے ثقہ اور ابن حبان نے اس کا ذکر کیا ہے لیکن امام ذہبی کہتے ہیں کہ وہ مجہول اور شیخ شیعب ارنوط کا بھی فیصلہ ہے کہ یہ راوی مجہول ہے

اب انجنیئر صاحب شیخ البانی اور شیخ شیعب ارنوط کی تحقیق کو چھوڑ کر شیخ زبیر علی زئی کی تحقیق کا سہارا لے رہے ہیں اس ریسرچ پیپر واقعہ کربلا میں انجنیئر صاحب نے اس طرح سے احادیث کی تحکیم کو نقل کیا ہوا ہے کبھی کسی کی تحکیم کا سہارا تو کبھی کسی کا یہ دوہرا معیار آخر کیوں ؟؟؟؟

الصحیفہ فے الاحادیث الضعیفہ من واقعہ کربلا
انجنیئر محمد علی مرزا صاحب

واقعہ کربلا ریسرچ پیپر صحفہ نمبر 10 حدیث نمبر 20 کے تحت المصنف ابن ابی شیبہ کی حدیث نمبر 39035 قال شیخ ارشاد الحق اثری: اسناد صحیح

حدثنا عمر بن ایوب الموصلی عن جعفر بن برقان عن یزید بن الاصم قال سال علی عن قتلی یوم صفین فقال قتلانا و قتلاھم فی الجنۃ و یصیر الامر الی و الی معاویہ (مصنف ابن ابی شیبہ) یزید بن الاصم کہتے ہیں انہوں نے صفین کے دن مولا علی علیہ السلام سے صفین کے مقتولوں کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا میرے اور معاویہ کے مقتول جنتی ہیں اور معاملہ میرے اور معاویہ کی طرف لوٹے گا.(یعنی قیامت کو)

اس روایت کی سند مرسل ہے کیونکہ یزید بن الاصم جنگ صفین میں موجود ہی نہیں تھے تو انہوں صفین کے دن کیسے پوچھ لیا

یہ روایت منقطع ہے اس کی سند میں ایک راوی یزید بن الاصم کا سماع حضرت علی سے نہیں ہے

حافظ ذھبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں

وَلَمْ تَصِحَّ رِوَايَتُهُ عَنْ عَلِيٍّ، وَقَدْ أَدْرَكَهُ، وَكَانَ بِالكُوْفَةِ فِي خِلاَفَتِهِ .

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے اس کی روایت صحیح نہیں ہے۔ (سير أعلام النبلاء)

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ ایک روایت میں علت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں

يزيد بن الأصم لم يدرك عليا .

یزید بن الاصم کی سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے ملاقات نہیں ہے۔ (البداية والنهاية)

یہ روایت منقطع ہے اور منقطع روایت مرزا صاحب کے نزدیک بھی ضعیف ہی ہوتی ہے۔

اس طرح کی ایک اور راویت معجم الکبیر الطبرانی میں ہے اس حدیث کی سند اور متن

حدثنا الحسین بن اسحاق تستری حدثنا الحسین بن ابی السری العسقلانی ثنا زید بن ابی الزرقاء عن جعفر بن برقان عن یزید قال قال علی ان قتلای و قتلی معاویہ فی الجنۃ (معجم کبیر) حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا میرے اور معاویہ کے مقتول جنتی ہیں

اس حدیث کی سند میں راوی الحسین بن ابی السری العسقلانی کا مختصر تعارف

نام : حسين بن المتوكل بن عبد الرحمن بن حسان

الشهرة : الحسين بن المتوكل الهاشمي

النسب العسقلاني, القرشي, الهاشمي: الرتبة : ضعيف الحديث

الصحیفہ فے الاحادیث الضعیفہ من واقعہ کربلا
انجنیئر محمد علی مرزا صاحب

الجرح و التعدیل

اس حدیث کی سند میں حسین بن ابی السری العسقلانی ضعیف الحدیث راوی ہے

أبو حاتم بن حبان البستي : يخطئ ويغرب وہ غلطیاں کرتا ہے اور عجیب ہو جاتا ہے

أبو دواد السجستاني : ضعيف

أبو عروبة الحراني : كذاب جھوٹا

ابن حجر العسقلاني : ضعيف

الذهبي : كذب جھوٹا

محمد بن أبي السري العسقلاني : لا تكتبوا عن أخي فإنه كذاب میرے بھائی کے بارے میں مت لکھو کیونکہ وہ جھوٹا ہے

واقعہ کربلا ریسرچ پیپر کے صفحہ نمبر 12 پر حدیث نمبر 25 المستدرک الحاکم حدیث نمبر 4679 قال الامام حاکم و الامام ذھبی اسناد صحیح شرط مسلم قال البانی اسناد صحیح

سنن نسائی الکبری حدیث نمبر 8538 اور خصائص علی حدیث نمبر 153 اسنادہ ضعیف اس حدیث کے تحت انجنیئر محمد علی مرزا صاحب نے شیخ غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری صاحب پر جھوٹ بولا ہے کہ (قال شیخ غلام مصطفیٰ ظہیر فی خصائص علی تحت الحدیث 8538 اسنادہ صحیح) جبکہ خصائص علی صحفہ نمبر 228اور 229 کے آخر میں غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری صاحب نے لکھا ہے کہ اسنادہ ضعیف

محمد بن خثیم راوی کا محمد بن کعب القرظی سے سماع نہیں ہے (التاریخ الکبیر للبخاری) اور اس کے فاہدہ میں ایک روایت کا بسند حسن شاہد مسند عبد بن حمید(92) میں ان الفاظ کے ساتھ آتا ہے

ابو سنان یزید بن امیہ الدؤلی بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی علیہ السلام ایک بیماری سے صحت یاب ہوئے تو ہم نے ان سے عرض کیا .... إلخ

المستدرک الحاکم حدیث نمبر 4590 سند حسن. اسے امام حاکم نے بخاری کی شرط پر صحیح کہا ہے

خصائص علی حدیث نمبر 153 صحفہ نمبر 228 لوگوں میں سب سے بڑا بدبخت کا بیان

اس حدیث کی سند اخبرنی محمد بن وھب بن عبد اللہ بن سماک ....عن یزید بن محمد بن خثیم ،عن محمد بن کعب القرظی ،عن محمد بن خثیم ،عن عمار بن یاسر قال ...... إلخ

الصحيفه فے الاحاديث الضعيفه من واقعه كربلا
انجنيئر محمد على مرزا صاحب

... قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ إِسْحَاق قَالَ أَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ كُنْتُ أَنَا وَعَلِيٌّ رَفِيقَيْنِ فِي غَزْوَةٍ، قَالَ لِي مُحَمَّد أَبُو يحيى قَالَ حَدَّثَنَا صدقة بْن سابق: غزوة العشيرة، قَالَ أَبُو عَبْد اللَّه وهذا إسناد لا يعرف سماع يزيد من مُحَمَّد ولا محمد بن كعب من ابن خثيم ولا ابْن خثيم من عمار. امام بخاری نے اس حدیث کو بیان کر کے لکھا ہے کہ اس کی سند میں یزید بن محمد بن خثیم کا سماع محمد بن کعب القرظی سے معروف نہیں ہے اور نہ ہی محمد بن کعب کا ابن خثیم سے اور نہ ہی ابن خثیم کا عمار بن یاسر سے -(التاریخ الکبیر للبخاری)

واقعہ کربلا کے صفحہ نمبر 12 کے آخر میں انجنیئر صاحب نے نوٹ لکھا اور اس کے ضمن میں

المستدرک الحاکم کی حدیث نمبر 6360 قال امام حاکم اسنادہ صحیح مگر اس روایت کی سند میں ایک راوی **ابو بکر بن ابی دارم احمد بن محمد السری سخت ضعیف ہےاور** دوسرا اس کی سند **حدثناه آبو....قال سمعت عبد الله بن عمر .. اس کی سند نامکمل ہے.... کی وجہ سے** اور امام حاکم نے اس کو رافضی غیر ثقہ اور ابن حجر العسقلانی نے جھوٹا اور امام ذہبی نے رافضی لکھا ہے

اور **اس حدیث کی دوسری سند مجمع الزوائد حدیث نمبر 12054 قال امام الهیثمی اسنادہ صحیح اور امام طبرانی نے اس حدیث کو المجعم الکبیر الطبرانی میں بھی لیا ہے اس حدیث کی سند اور متن درجہ ذیل ہے**

”حدثنا محمد بن عبد الله الحضرمي ثنا علي بن حكيم الأودي . وحدثنا الحسين بن جعفر القتات الكوفي ثنا منجاب بن الحارث. وحدثنا أحمد بن عمرو القطراني ثنا محمد بن الطفيل ثنا شريك عن فطر بن خليفة عن حبيب بن أبي ثابت عن ابن عمر قال ما أجدني آسى على شيء إلا أني لم أقاتل الفئة الباغية مع علي“

”عبداللہ بن عمررضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا مجھے اس سے زیادہ کسی پرافسوس نہیں کہ میں علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ باغی گروہ سے قتال نہیں کرسکا“

الصحیفہ فے الاحادیث الضعیفہ من واقعہ کربلا
انجنیئر محمد علی مرزا صاحب

اس کے تمام طرق کادارومدار ”حبیب بن ابی ثابت“ پر ہے اورحبیب کا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں ہے لہٰذا یہ روایت منقطع ہے، اسی لئے امام ذہبی رحمہ اللہ نے کہا:

”فهذا منقطع“ ، **”یہ روایت منقطع ہے“** [سير أعلام النبلاء للذهبي]

بلکہ اسی روایت کے ایک طریق میں حبیب نے اپنے اورابن عمررضی اللہ عنہ کی بیچ ایک نامعلوم واسطے کا ذکر کرتے ہوئے کہا:

”بلغني عن ابن عمر“

”یعنی کسی شخص کے ذریعہ ابن عمررضی اللہ عنہ کی یہ بات مجھ تک پہنچی ہے“ [الطبقات الکبری]۔

یہ اس بات کی صریح دلیل ہے کہ یہ روایت منقطع ہے اور ساقط راوی نام معلوم ہے۔

امام دارقطنی رحمہ اللہ نے بھی اس روایت کے پیش نظر اس کے منقطع ہونے ہی کا فیصلہ کیا ہے دیکھیں: [العلل للدارقطني]

مزید یہ کہ **”حبیب بن ابی ثابت“ نے ”عن“ سے روایت کیا ہے** اور یہ بکثرت تدلیس کرنے والے ہیں حافظ ابن حجررحمہ اللہ نے انہیں تیسرے طبقہ میں ذکرکرتے ہوئے کہا:

”یکثر التدلیس“ ، ”یہ کثرت سے تدلیس کرتے تھے“ [طبقات المدلسين لابن حجر]

رہی بات یہ ہے کہ امام ہیثمی رحمہ اللہ نے اس روایت کو مجمع الزوائد میں نقل کرتے ہوئے کہا کہ:

”رواه الطبراني بأسانيد، وأحدها رجاله رجال الصحيح“

”اسے طبرانی نے کئی سندوں سے روایت کیا ہے اور اس کی ایک سند کے رجال صحیح کے رجال ہیں“ [مجمع الزوائد ومنبع الفوائد]

توعرض ہے کہ اول تو اس کے تمام رجال صحیح کے رجال نہیں ہیں لہٰذا یہ امام ہیثمی رحمہ اللہ کا وہم ہے دوسرے یہ کہ صحیح کے رجال بتلانا یہ روایت کی تصحیح نہیں ہے کیونکہ سند منقطع بھی ہوسکتی ہے

۔اوریہاں سند منقطع ہے،جیساکہ وضاحت کی گئی اورامام ذہبی رحمہ اللہ نے بھی اس سند کو منقطع بتلایا ہے۔

نوٹ اگر آپ(انجنیئر محمد علی مرزا صاحب) نے امام ہیثمی رحمہ اللہ کی توثیق قبول کرنی ہے تو پھر خالد بن ولید والے زہر والے موضوع پر انہوں نے طبرانی کی ایک روایت نمبر (3719) کے بارے میں لکھا ہے کہ رواہ طبرانی باسانید واحدھا رجالہ رجال الصحیح

"اسے طبرانی نے 2 سندوں(3718,3719) سے روایت کیا ہے اور اس کی ایک سند (3719) کے رجال صحیح کے رجال ہیں" [مجمع الزوائد ومنبع الفوائد]

فضائل معاویہ رضی اللہ عنہ اور محدثین کے اقوال

أَنْبَأَنَا زَاهِرُ بْنُ طَاهِرٍ، أَنْبَأَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْبَيْهَقِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُوْ عَبْدِ اللهِ الْحَاكِمُ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْعَبَّاسِ مُحَمَّدَ بْنَ يَعْقُوْبَ بْنِ يُوْسُفَ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُوْلُ: سَمِعْتُ إِسْحَاقَ بْنَ إِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيَّ، يَقُوْلُ: لَا يَصِحُّ عَنِ النَّبِيِّ فِي فَضْلِ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ شَيْءٌ.

ہمیں زاہربن طاہرنے بیان کیا، اُنہوں نے کہا: ہمیں احمدبن حسین بیہقی نے بیان کیا، اُنہیں ابو عبد اللہ الحاکم نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں: میں نے محمدبن یعقوب بن یوسف کوبیان کرتے ہوئے سنا، انہوں نے کہا: میں نے اپنے والدسے سنا، انہوں نے کہا: میں نے امام اسحاق بن ابراہیم الحنظلی کو کہتے ہوئے سنا: حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہما کی فضیلت میں کوئی صحیح چیز منقول نہیں ہوئی ہے۔

ذكره ابن عساكر في تاريخ مدينه دمشق، 106/59

امام اسحاق بن راھویہ رحمہ اللہ کے قول کی سند میں محمد بن یعقوب بن یوسف کے والد یعقوب بن یوسف کی توثیق درکار ہے

الصحیفه فے الاحادیث الضعیفه من واقعه کربلا
انجنیئر محمد علی مرزا صاحب

أَنْبَأَنَا هِبَةُ اللهِ بْنُ أَحْمَدَ الْجَرِيْرِيُّ، أَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْفَتْحِ، أَنْبَأَنَا الدَّارَقُطْنِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ عَبْدُ اللهِ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ نَيَّارٍ الْبَزَّازُ، حَدَّثَنَا أَبُوْ سَعِيْدِ بْنُ الْحَرَفِيِّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، قَالَ: سَأَلْتُ أَبِي فَقُلْتُ: مَا تَقُوْلُ فِي عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ وَمُعَاوِيَةَ رضی اللہ عنہ ؟ فَأَطْرَقَ ثُمَّ قَالَ: أَيْش أَقُوْلُ فِيْهِمَا؟ إِنَّ عَلِيًّا رضی اللہ عنہ كَانَ كَثِيْرَ الأَعْدَاءِ فَفَتَّشَ أَعْدَاؤُهُ لَهُ عَيْباً فَلَمْ يَجِدُوْا، فَجَاءُوْا إِلَى رَجُلٍ قَدْ حَارَبَهُ وَقَاتَلَهُ فَأَطْرَوْهُ كِيَادًا مِّنْهُمْ لَهُ.

ہمیں ہبۃاللہ بن احمد جریری نے بیان کیا ہے، اُنہیں محمد بن علی الفتح نے بیان کیا ہے، اُنہیں امام دار قطنی نے بیان کیا ہے، اُنہیں ابو الحسین عبد اللہ بن ابراہیم بن جعفربن نیار البزاز نے بیان کیا ہے، اُنہیں ابو سعیدبن الحرفی نے بیان کیا ہے، اُنہیں عبد اللہ بن احمدبن حنبل نے بیان کیا ہے، وہ فرماتے ہیں: میں نے اپنے والد محترم (امام احمد بن حنبل) سے عرض کیا: آپ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق کیا فرماتے ہیں؟ اس پر انہوں نے (سوچنے کے انداز میں) اپنا سر جھکا لیا، پھر سر اُٹھا کر فرمایا: میں اُن دونوں کے بارے میں کیا کہوں؟ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کثیر الاعداء (بہت دشمنوں والے) تھے، ان کے دشمنوں نے اُن کے عیب تلاش کیے انہیں کچھ ہاتھ نہ آیا۔ پھروہ اُس شخص کی طرف متوجہ ہوئے جس نے اُن سے جنگ اور لڑائی کی تھی سو انہوں نے اپنی طرف سے سازش کے تحت ان کی تعریف میں مبالغہ آرائی شروع کر دی۔ ذكره ابن حجر العسقلاني في فتح الباري

عبد اللہ بن احمد بن حنبل اپنے والد سے نقل کرتے ہیں آپ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق کیا فرماتے ہیں؟.....اس قول کی سند میں ایک راوی ابو سعید بن الحرفی کی توثیق درکار ہے

اگرچیکہ ابو جعفر العقیلی اور الخطیب البغدادی نے اسے تساھل کہا ہے

واقعہ کربلا کا حقیقی پس منظر ریسرچ پیپر کے صفحہ نمبر 13 کے آخر میں انجنیئر محمد علی مرزا صاحب نے نوٹ لکھ کر جو ابن حجر العسقلانی رحمہ اللہ کا قول فتح الباری فی شرح صحیح البخاری تحت باب ذکر معاویہ صحیح بخاری حدیث نمبر 3766 کے تحت جو قول نقل کیا ہے وہ بے سند ہے اس قول کی سند درکار ہے

الصحیفہ فے الاحادیث الضعیفہ من واقعہ کربلا
انجنیئر محمد علی مرزا صاحب

واقعہ کربلا کا حقیقی پس منظر کے ریسرچ پیپر کے صفحہ نمبر 17 حدیث نمبر 33 کے تحت المستدرک الحاکم حدیث نمبر 4628 صحفہ نمبر 251 قال امام حاکم و ذہبی اسنادہ صحیح

اس حدیث کی سند اخبرنا ابو بکر محمد بن عبداللہ الحفید ، حدثنا احمد بن محمد بن نصر .....حدثنا علی بن ہاشم بن البرید عن ابی قال : حدثنی ابو سعید التمیمی ،عن ابی ثابت مولی ابی ذر،قال: ...... إلخ

حضرت ابو ذر غفاری کے غلام حضرت ابو ثابت فرماتے ہیں: جنگ جمل کے موقع پر حضرت علی کے ہمراہ تھا، جب میں نے ام المومنین حضرت عائشہ کو کھڑے دیکھا تو میرے دل میں بھی وسوسہ پیدا ہوا جو دوسروں کے دلوں میں تھا ....رسول اللہ کو میں نے یہ فرماتے سنا علی قرآن کے ساتھ اور قرآن علی کے ساتھ رہے گا........

اس حدیث کی سند میں ابوبکر الحفید اور احمد بن النصر مجہول راوی ہیں جبکہ ابو سعید عقیصاء متروک الحدیث راوی ہے

اس حدیث کی سند میں راوی ابو سعید عقیصاء کا مختصر تعارف

نام : ابو سعید عقیصاء

الشهرة : عقيصا التميمي

النسب التميمي, الكوفي: الرتبة : متروك الحديث

الجرح و التعديل

ابو سعید عقیصاء ضعیف الحدیث راوی ہے

أبو أحمد بن عدي الجرجاني : ليس له رواية يعتمد عليها عن الصحابة، إنما له قصص يحكيها لعلي ولحسن وحسين وغيرهم، وهو من جملة شيعتهم

أبو بكر بن عياش : رماه بالكذب

أبو جعفر العقيلي : مقل

أبو حاتم الرازي : لين وهو أحب إلى من أصبغ بن نباتة

أبو عبد الله الحاكم النيسابوري : ثقة مأمون

أحمد بن شعيب النسائي : ليس بالقوي

إبراهيم بن يعقوب الجوزجاني : غير ثقة

الدارقطني : متروك، روى عن علي مناكير

محمد بن إسماعيل البخاري : يتكلمون فيه

واقعہ کربلا کا حقیقی پس منظر ریسرچ پیپر کے صفحہ نمبر 20 پر حدیث نمبر 40 کے تحت سنن ابنِ ماجہ حدیث نمبر 121 قال شیخ البانی اسنادہ صحیح

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ ابْنِ سَابِطٍ وَهُوَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، قَالَ: قَدِمَ مُعَاوِيَةُ فِي بَعْضِ حَجَّاتِهِ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ سَعْدٌ، فَذَكَرُوا عَلِيًّا، فَنَالَ مِنْهُ، فَغَضِبَ سَعْدٌ، وَقَالَ: تَقُولُ هَذَا لِرَجُلٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ» وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: «أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى، إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي» ، وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: «لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ الْيَوْمَ رَجُلًا يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ

ضرت سعد بن ابو وقاص ؓ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: ایک بار حضرت معاویہ ؓ حج کے لئے تشریف لائے تو سعد ؓ ان کے پاس (ملاقات کے لئے) گئے۔ (اثنائے گفتگو میں) حضرت علی ؓ کا تذکرہ چھڑ گیا. حضرت معاویہ ؓ نے ان کے متعلق کچھ تنقیدی الفاظ کہے۔ سعد ؓ کو غصہ آگیا اور فرمایا: آپ ایسے شخص کے بارے میں یہ بات کہہ رہے ہیں جس کے متعلق میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے: ’’جس کا مولیٰ میں ہوں، علی ؓ بھی اس کا مولیٰ(دوست) ہے۔‘‘ اور میں نے آپ ﷺ سے سنا کہ آپ نے (علی ؓ سے) فرمایا: ’’تیرا مجھ سے وہی تعلق ہے جو ہارون ؑ کا موسیٰ ؑ سے تھا، البتہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔‘‘ اور میں نے آپ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے بھی سنا: ’’آج میں جھنڈا اس شخص کو دوں گا جو اللہ سے اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہے۔ (اور وہ جھنڈا علی ؓ کو ملا)۔

حكم الحديث: ضعيف

قال شیخ زبیر علی زئی اسنادہ ضعیف

عبد الرحمٰن بن سابط لم يسمع من سعد رضي الله عنه (تحفہ التحصیل ،تاریخ دوری)

عبد الرحمن السابط نے حضرت سعد سے نہیں سنا ہے (سماع ثابت نہیں ہے)

لیکن اس حدیث کی صحیح اسناد بخاری شریف حدیث نمبر (3706،4416) اور مسلم شریف حدیث نمبر (2404)

واقعہ کربلا کا حقیقی پس منظر ریسرچ پیپر کے صفحہ نمبر 20 کے تحت حدیث نمبر 41. سنن نسائی الکبری حدیث نمبر 8477 قال شیخ غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری فی خصائص علی اسنادہ حسن صحفہ نمبر 158.159

الصحیفہ فے الاحادیث الضعیفہ من واقعہ کربلا
انجنیئر محمد علی مرزا صاحب

سیدنا ابوبکر بن خالد تابعی بیان کرتے ہیں کہ سیدنا سعد بن ابی وقاص کو مدینہ منورہ میں ملنے گیا تو وہ ہم سے پوچھنے لگے کہ میں نے سنا ہے کہ تم لوگ حضرت علی کو گالی دیتے ہو؟...... إلخ

اس حدیث کی سند حدثنا جعفر بن عون قال ثنا سفیان بن ابی عبداللہ قال حدثنا ابو بکر بن خالد بن عرفطہ قال رایت سعد بن مالک بالمدینہ ...... إلخ

اس حدیث کی سند میں ایک راوی ابو بکر بن خالد عرفطہ ،العذری :ابن حجر العسقلانی ،شیخ شعیب ارنوط اور بشار عواد معروف کے نزدیک راوی مجہول ہے

واقعہ کربلا کا حقیقی پس منظر ریسرچ پیپر کے صفحہ نمبر 20 کے تحت حدیث نمبر 41 : المستدرک الحاکم کی حدیث نمبر 6121 قال امام حاکم و ذہبی اسنادہ صحیح

گھوڑا سوار کا سیدنا علی علیہ السلام کو گالیاں بکنا...... إلخ

اس حدیث کی سند: فحدثنا بشرح هذا الحديث الشيخ ابوبکر بن اسحاق ،انا الحسن بن علی بن زياد السری ،ثنا حامد بن يحيى البلخي...... إلخ .اس حدیث کی سند میں ایک راوی الحسن بن علی بن زیاد الطاحوني ،السری مجہول راوی ہے اس کی توثیق درکار ہے

واقعہ کربلا کا حقیقی پس منظر ریسرچ پیپر کے صفحہ نمبر 21 پر حدیث نمبر 42: کے تحت سنن ابوداؤد حدیث نمبر 4648,سنن نسائی الکبری 8190 اور 8208 ،قال شیخ البانی والشیخ زبیر علی زئی اسنادہ صحیح والشیخ غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری اسنادہ حسن:, صحیح ابن حبان 6996, السنہ لا ابی عاصم 1220 اور مسند احمد بن حنبل 1644 قال شیخ شعیب ارنوط اسنادہ صحیح . (نوٹ)

شیخ غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری صاحب نے سنن ابوداؤد اور سنن نسائی الکبری کی ان احادیث کو اپنی وڈیو سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے رافضیوں اور نیم رافضیوں کے اشکالات کے جوابات ازشیخ غلام

الصحیفہ فے الاحادیث الضعیفہ من واقعہ کربلا
انجنیئر محمد علی مرزا صاحب

مصطفی ظہیر .اس ویڈیو میں 10 منٹ سے سنیں!

اس ویڈیو میں شیخ غلام مصطفیٰ ظہیر خود اسے منقطع اور ضعیف سند قرار دے رہے ہیں، اور اس کتاب فضائل اصحابہ کرام اجمعین امام نسائی رحمہ اللہ کے اس حکم سے رجوع کا اعلان بھی کیا ہے!

امام ابو داوٗد (المتوفی 275) نے کہا:

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ عَنِ ابْنِ إِدْرِيسَ، أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ظَالِمٍ وَسُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ظَالِمٍ الْمَازِنِيِّ ذَكَرَ سُفْيَانُ رَجُلًا فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ظَالِمٍ الْمَازِنِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ، قَالَ: ...... إلخ

جناب عبداللہ بن ظالم مازنی سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ میں نے سیدنا سعید بن زید بن عمرو بن نفیل ؓ سے سنا، انہوں نے کہا: جب فلاں کوفے میں آیا اور اس نے فلاں کو خطبے میں کھڑا کیا (عبداللہ نے کہا) تو سعید بن زید ؓ نے میرے ہاتھ دبائے اور کہا: کیا تم اس ظالم (خطیب) کو نہیں دیکھتے ہو، (غالباً وہ خطیب سیدنا علی ؓ کے بارے میں کچھ کہہ رہا تھا) میں نو افراد کے بارے میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ جنتی ہیں، اگر دسویں کے بارے میں کہوں تو گناہ گار نہیں ہوں گا...... إلخ

امام نسائي (المتوفی 303) نے کہا:

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ قَالَ: أَخْبَرَنَا حَصِينٌ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ ظَالِمٍ، وَعَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ هِلَالٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ ظَالِمٍ، وَذَكَرَ سُفْيَانُ رَجُلًا فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ ظَالِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: ...... إلخ

یہ روایت منقطع ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔ ھلال بن یساف نے یہ روایت عبداللہ بن ظانم سے نہیں سنی ہے۔

امام نسائی رحمہ اللہ جو اس روایت کے راوی ہیں وہ خود اپنی اسی کتاب میں دوسری جگہ اس روایت پرجرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ھلال بن یساف لم یسمعہ من عبد اللہ بن ظالم

الصحیفه فے الاحادیث الضعیفه من واقعه کربلا
انجنیئر محمد علی مرزا صاحب

ہلال بن یساف نے اس روایت کو عبداللہ بن ظالم سے نہیں سنا ہے(سنن النسائي الکبری) لہٰذا یہ روایت منقطع ہونے کے سبب ضعیف ہے۔

حدیث عبداللہ بن ظالم کی تضعیف کرنے والے محدثین

امام بخاری رحمہ اللہ

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ ظَالِمٍ

عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَشَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ، قَاله عُبَيْدُ بْنُ سعيد عن سفيان: عن منصور عَنْ هِلالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ظَالِمٍ التَّمِيمِيِّ، سَمِعَ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ مُسَدَّدٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ حُصَيْنٍ مِثْله وَلَمْ يَقُلِ التَّمِيمِيُّ، وَقَالَ أَبُو الأَحْوَصِ: عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلالٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَادَ بَعْضُهُمُ ابْنَ حَيَّانَ فِيهِ وَلَمْ يَصِحَّ، وَلَيْسَ لَهُ حَدِيثٌ إِلا هَذَا وَبِحَسْبِ أَصْحَابِي الْقَتْلُ، رَوَى عَنْهُ عَبْدُ الملك ابن مَيْسَرَةَ.

امام نسائی رحمہ اللہ

امام نسائی رحمہ اللہ جو اس روایت کے راوی بھی ہیں وہ خود اپنی کتاب میں ایک جگہ اس روایت پرجرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

ھلال بن یساف لم یسمعه من عبد الله بن ظالم

ہلال بن یساف نے اس روایت کو عبداللہ بن ظالم سے نہیں سنا ہے(سنن النسائي الکبری)

امام عقیلی رحمہ اللہ

آپ نے امام بخاری رحمہ اللہ سے اس حدیث کی تضعیف نقل کی ہے جیساکہ اوپر نقل کیا جاچکا ہے . الضعفاء للعقيلي)

اس کے بعد اس کی سندوں کے اختلاف کا ذکر کرکے اس کی تعلیل و تضعیف کی ہے۔

امام ذہبی رحمہ اللہ

یعنی امام عقیلی نے اس حدیث کی علتیں بیان کی ہیں(میزان الاعتدال للذهبي)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ

وقال العقيلي عبد الله بن ظالم عن سعيد بن زيد كوفي لا يصح حديثه(تهذيب التهذيب لابن حجر)

معلوم ہوا کہ امام ذہبی اور ابن حجر رحمہما اللہ نے بھی یہی سمجھا ہے کہ امام عقیلی نے اس حدیث کی تضعیف کی ہے اور یہ بات بالکل درست ہے۔

امام ذہبی رحمہ اللہ

آپ امام حاکم کے کلام پر حاشیہ آرائی کرتے ہوئے لکھتے ہیں

ذكر البخاري عبد الله بن ظالم، فقال: لم يصح حديثه(المستدرك للحاكم مع تعليق الذهبي)

معلوم ہوا کہ امام ذہبی رحمہ اللہ بھی اس حدیث کو ضعیف مانتے ورنہ وہ امام حاکم رحمہ اللہ پر تعاقب نہیں کرتے ۔

امام دارقطنی جیسا ماہر علل زیر بحث حدیث کی تمام سندوں پر بے لاگ تبصرہ کرتے ہیں

والذي عندنا أن الصواب قول من رواه، عن الثوري، عن منصور، عن هلال، عن فلان بن حيان، أو حيان بن فلان، عن عبد الله بن ظالم، لأن منصور أحد الإثبات، وقد بين في روايته عن هلال أنه لم يسمعه من ابن ظالم، وأن بينهما رجلا

ہمارے نزدیک صحیح بات ان راویوں کی ہے جنہوں نے عن الثوري، عن منصور، عن هلال، عن فلان بن حيان، أو حيان بن فلان، عن عبد اللہ بن ظالم کی سند سے روایت کیا ہے کیونکہ منصور اثبات میں سے ایک ہیں اور انہوں نے اپنی روایت میں بیان کردیا ہے کہ ہلال نے اس روایت کو ابن ظالم سے نہیں سنا بلکہ ھلال اور ابن ظالم کے درمیان میں ایک شخص موجود ہے۔(العلل للدارقطني)

حدیث عشرہ مبشرہ کی صحیح سند

الصحیفہ فے الاحادیث الضعیفہ من واقعہ کربلا
انجنیئر محمد علی مرزا صاحب

واضح رہے کہ عبداللہ بن ظالم والی حدیث کے ضعیف ہونے کا یہ مطلب نہیں کہ اس کے اندر جو مرفوع حصہ بیان ہوا ہے وہ بھی ضعیف ہے ۔ دس اصحابہ کرام کے لیے جنت کی بشارت والی حدیث کا مرفوع حصہ دیگر کئی صحیح سندوں سے ثابت ہے جیسا کہ جامع ترمذی حدیث نمبر 3747 الحمد اللہ یہ حدیث صحیح اسنادہ ہے

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ وَالزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فِي الْجَنَّةِ وَسَعْدٌ فِي الْجَنَّةِ وَسَعِيدٌ فِي الْجَنَّةِ وَأَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فِي الْجَنَّةِ

عبدالرحمن بن عوف ؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ابوبکر جنتی ہیں، عمر جنتی ہیں، عثمان جنتی ہیں، علی جنتی ہیں، طلحہ جنتی ہیں، زبیر جنتی ہیں، عبدالرحمن بن عوف جنتی ہیں، سعد جنتی ہیں، سعید (بن زید) جنتی ہیں اور ابوعبیدہ بن جراح جنتی ہیں ۔(رَضِیَ اللہُ عَنْہُمْ اَجْمَعِیْنْ)

واقعہ کربلا کا حقیقی پس منظر ریسرچ پیپر کے صفحہ نمبر 22 پر حدیث نمبر 44 کے تحت سنن نسائی الکبری حدیث نمبر 8205,8206 اور 8210 کی اسناد بھی ضیعف ہیں اور ان احادیث کا ضعف پچھلی احادیث نمبر 42 کے تحت موجود احادیث میں وضاحت ہوچکی ہے ان احادیث میں بھی ہلال بن یساف نے عبداللہ بن ظالم سے سماع ہی نہیں کیا اور ہلال بن یساف نے بحوالہ ابو حیان بحوالہ عبد اللہ بن ظالم روایت کی ہے اور ابو حیان مجہول راوی ہے اور فلاں بن حیان مبہم نام ہے اور ابوداؤد حدیث نمبر 4649 کی سند میں عبد الرحمن بن اخنس مجہول راوی ہے - غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری صاحب نے سنن نسائی الکبری کی احادیث سے رجوع کر لیا ہے اور ان اسناد کو منقطع قرار دیا ہے (واللہ اعلم)

واقعہ کربلا کا حقیقی پس منظر ریسرچ پیپر کے صفحہ نمبر 23 ،حدیث نمبر 45 کے تحت جامع ترمذی حدیث نمبر 3721 قال شیخ زبیر علی زئی سندہ حسن ولہ شواہد قوی عند ابی یعلیٰ ،قال شیخ ناصر الدین البانی سندہ ضعیف

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ عِيسَى بْنِ عُمَرَ عَنْ السُّدِّيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَيْرٌ فَقَالَ اللَّهُمَّ ائْتِنِي بِأَحَبِّ خَلْقِكَ إِلَيْكَ يَأْكُلُ مَعِي هَذَا الطَّيْرَ فَجَاءَ عَلِيٌّ فَأَكَلَ مَعَهُ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ السُّدِّيِّ...... إلخ

نس بن مالک ؓ کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک پرندہ تھا، آپﷺ نے دعا فرمائی کہ اے اللہ! میرے پاس ایک ایسے شخص کو لے آ جو تیری مخلوق میں مجھے سب سے زیادہ محبوب ہو تاکہ وہ میرے ساتھ اس پرندے کا گوشت کھائے، تو علیؓ آئے اور انہوں نے آپﷺ کے ساتھ کھانا کھایا۔ امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے، ہم اسے سدی کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

اس حدیث کی سند میں سفیان بن وکیع بن الجراح بن ملیح کا مختصر تعارف

نام : سفيان بن وكيع بن الجراح بن مليح بن عدي بن فرس بن جمجمة

الشهرة : سفيان بن وكيع الرؤاسي

كنيت : أبو محمد: النسب : الرؤاسي, الكوفي

الجرح و التعديل

سفيان بن وكيع الرؤاسي ضعیف اور ساقط الحدیث راوی ہے

أبو حاتم الرازي : لين

أبو حاتم بن حبان البستي : شيخ فاضل صدوق إلا أنه ابتلي بوراقه

أبو دواد السجستاني : ترك الحديث عنه

أبو زرعة الرازي : لا يشتغل به، كان يتهم بالكذب، ومن رواية بكر بن مقبل قال: ثلاثة ليست لهم محاباة عندنا فذكره منهم

أحمد بن حنبل : ما أعلم إلا خيرا

أحمد بن شعيب النسائي : ليس بثقة، ومرة: ليس بشيء، وقال مرة لإسحاق بن إبراهيم: لا تحدث عن سفيان بن وكيع

ابن حجر العسقلاني : صدوق ابتلي بوراقه فأدخل عليه ما ليس من حديثه فنصح فلم يقبل فسقط حديثه، وكان صدوقا في نفسه، وابتلي بوراقه

الدارقطني : لين تكلموا فيه

الذهبي : ضعيف

محمد بن إسماعيل البخاري : يتكلمون فيه لأشياء لقنوه

مصنفوا تحرير تقريب التهذيب : ضعيف

أبو أحمد بن عدي الجرجاني : يتكلمون فيه لأشياء لقنوه، إنما بلاؤه أنه كان يتلقن ما لقن، ويقال: كان له وراق يلقنه من حديث موقوف يرفعه، وحديث مرسل فيوصله أو يبدل في الإسناد قوما بدل قوم

واقعہ کربلا کا حقیقی پس منظر ریسرچ پیپر کے صفحہ نمبر 23 میں حدیث نمبر 45 کے تحت المستدرک الحاکم حدیث نمبر 4744 قال امام حاکم اسنادہ صحیح

اس حدیث کی سند: حدثنی ابو بکر بن ابی دارم حدثنا ابراهیم بن عبد اللہ العبسی, حدثنا مالک بن اسماعیل ، حدثنا عبدالسلام بن حرب ، عن ابی الجحاف ،عن جمیع بن عمیر قال :...... إلخ

جمیع بن عمیر فرماتے ہیں: میں نے اپنی پھوپھی کے ہمراہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ کے پاس گیا میں نے ان سے پوچھا ؛ رسول اللہ کو سب سے زیادہ کون محبوب تھا ؟ انہوں نے جواب دیا فاطمتہ الزہرہ ۔ان سے پوچھا گیا: مردوں میں سے ؟ انہوں نے فرمایا ؛ ان کے شوہر (حضرت علی) ۔میں نے ان کو روزہ دار اور شب زندہ دار پایا .

اس حدیث کی سند میں جمیع بن عمیر التیمی کا مختصر تعارف

نام : جميع بن عمير بن عفاق

الشهرة : جميع بن عمير التيمي: كنيت : أبو الأسود

الرتبة : ضعيف الحديث:النسب : التيمي, الكوفي

الجرح و التعديل

جميع بن عمير التیمی ضعیف الحدیث راوی ہے

أبو أحمد بن عدي الجرجاني : عامة ما يرويه لا يتابعه عليه أحد على أنه قد، روى عنه جماعة

أبو حاتم الرازي : محله الصدق صالح الحديث

أبو حاتم بن حبان البستي : كان رافضيا يضع الحديث

أحمد بن صالح الجيلي : ثقة

ابن حجر العسقلاني : صدوق يخطئ ويتشيع

الذهبي : واه

زكريا بن يحيى الساجي : له أحاديث مناكير، وفيه نظر

محمد بن إسماعيل البخاري : فيه نظر

محمد بن عبد الله بن نمير : كان من أكذب الناس

مصنفوا تحرير تقريب التهذيب : ضعيف من أين يأتيه الصدق بعد الذي ذكره البخاري وابن نمير وابن عدي

اور اس حدیث کی سند میں ایک اور راوی ابو بکر بن ابی دارم احمد بن محمد السری سخت ضعیف اور کذاب راوی ہے

أبو عبد الله الحاكم النيسابوري رافضي غير ثقة، ابن حجر العسقلاني كذاب اور امام ذہبی نے رافضی لکھا ہے

الصحیفہ فے الاحادیث الضعیفہ من واقعہ کربلا
انجنیئر محمد علی مرزا صاحب

واقعہ کربلا کا حقیقی پس منظر ریسرچ پیپر کے صفحہ نمبر 23 کے تحت سنن نسائی کی حدیث نمبر 3009 قال شیخ زبیر علی زئی و الالبانی اسنادہ صحیح ، سنن الکبری البیہقی کی حدیث نمبر 9447, قال شیخ زبیر علی زئی اسنادہ صحیح

أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ الْأَوْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ صَالِحٍ عَنْ مَيْسَرَةَ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ بِعَرَفَاتٍ فَقَالَ مَا لِي لَا أَسْمَعُ النَّاسَ يُلَبُّونَ قُلْتُ يَخَافُونَ مِنْ مُعَاوِيَةَ فَخَرَجَ ابْنُ عَبَّاسٍ مِنْ فُسْطَاطِهِ فَقَالَ لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ فَإِنَّهُمْ قَدْ تَرَكُوا السُّنَّةَ مِنْ بُغْضِ عَلِيٍّ

حضرت سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت ابن عباس ؓکے ساتھ عرفات میں تھا۔ وہ فرمانے لگے: کیا وجہ ہے کہ میں لوگوں کو لبیک پکارتے نہیں سنتا؟ میں نے کہا: وہ حضرت معاویہ ؓسے ڈرتے ہیں۔ حضرت ابن عباس ؓ اپنے خیمے سے نکلے اور بلند آواز سے پکارا: ”لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ“ تعجب ہے کہ انھوں نے حضرت علی ؓسے بغض رکھنے کی وجہ سے رسول اللہﷺ کی سنت چھوڑ دی ہے۔

اس حدیث کی سند میں خالد بن مخلد القطواني کا مختصر تعارف

نام : خالد بن مخلد

الشهرة : خالد بن مخلد القطواني

كنيت : أبو الهيثم: النسب : لقطواني, الكوفي, البجلي

الجرح و التعديل

ان احادیث کی سند میں ایک راوی خالد بن مخلد القطواني ہے بعض محدثین نے اس راوی کی توثیق کی ہے جبکہ بعض نے اس پر جرح کی ہوئی ہے

أبو أحمد بن عدي الجرجاني : عندي إن شاء الله لا بأس به، وقد تتبع أفراده حديثه وأوردها في كامله

أبو الفتح الأزدي : في حديثه بعض المناكير، وهو عندنا في عداد أهل الصدق

أبو حاتم الرازي : يكتب حديثه، ولا يحتج به

أبو دواد السجستاني : صدوق ولكنه يتشيع

أحمد بن حنبل : له أحاديث مناكير

أحمد بن صالح الجيلي : ثقة فيه قليل تشيع، وكان كثير الحديث

إبراهيم بن يعقوب الجوزجاني : كان شتاما معلنا لسوء مذهبه

ابن حجر العسقلاني : صدوق يتشيع وله أفراد، مرة: من كبار شيوخ البخاري، وليس فيما رواه عنه من أفراده إلا حديثا واحدا

الذهبي : يكتب حديثه ولا يحتج به

صالح بن محمد جزرة : ثقة في الحديث إلا أنه كان متهما بالغلو

عثمان بن أبي شيبة العبسي : ثقة صدوق

محمد بن سعد كاتب الواقدي : كان متشيعا منكر الحديث، في التشيع مفرطا وكتبوا عنه للضرورة

يحيى بن معين : ما به بأس: مصنفوا تحرير تقريب التهذيب : ضعيف يعتبر به

بعض اہل علم کی تحقیق یہ ہے کہ یہ راوی جب اہل مدینہ سے روایت کرے گا تو اس کی روایت مقبول ہوگی مگر جب وہ اہل مدینہ کے علاوہ دیگرلوگوں سے روایت کرے تو اس کی روایت غیرمقبول ہوگی چنانچہ

الصحیفہ فے الاحادیث الضعیفہ من واقعہ کربلا
انجنیئر محمد علی مرزا صاحب

امام ابن رجب رحمہ اللہ نے کہا

ذکر الغلابي في تاريخه. قال: القطواني يؤخذ عنه مشيخة المدينة، وابن بلال فقط يريد سليمان بن بلال.ومعنى هذا أنه لا ” يؤخذ عنه إلا حديثه عن أهل المدينة، وسليمان بن بلال منهم، لكنه أفرده بالذكر“ [شرح علل الترمذي لابن رجب]

ابن رجب حنبلی لکھتے ہیں کہ خالد بن مخلد کی صرف وہ روایات قابل قبول ہیں جو سلیمان بن بلال اور اہل مدینہ سے ہوں اور یہ راویت خالد بن مخلد علی بن صالح کوفی سے بیان کر رہا ہے

خلاصہ کلام یہ کہ درج بالا روایت ضعیف ہے۔ کیونکہ اس کی سند میں موجود ”خالدبن مخلد“ ۔ متکلم فیہ ہے۔ اس کے اندر کٹرشیعیت ہے۔ اس روایت کو اس نے اہل مدینہ کے بجائے اہل کوفہ سے نقل کیاہے

واقعہ کربلا کا حقیقی پس منظر ریسرچ پیپر کے صفحہ نمبر 24 اور 25 کے تحت حدیث نمبر 51

سنن ابوداؤد 4131, مسند احمد بن حنبل حدیث نمبر 17321 (جلد نمبر 07- صحفہ نمبر 141) قال

شیخ زبیر علی زئی و الالبانی اسنادہ حسن وصحیح ،قال شیخ شیعب ارنوط اسنادہ ضعیف

ان احادیث کی سند میں بقیہ بن ولید مدلس ہے اور تدلیس الستویہ کرتا ہے اور پوری سند میں سماع کی صراحت درکار ہے ان احادیث کی مزید وضاحت پیچھے گزر چکی ہے واقعہ کربلا ریسرچ پیپر کے صفحہ نمبر 15 پر حدیث نمبر 31 کے تحت حضرت معاویہ اور حضرت حسن کی شہادت والے موضوع میں

واقعہ کربلا کا حقیقی پس منظر ریسرچ پیپر کے صفحہ نمبر 26 کے تحت حدیث نمبر 54 کے ذیل میں

مسند ابی یعلیٰ حدیث نمبر 586 مجمع الزوائد ومنبع الفوائد حدیث نمبر 14782 قال الامام الھیثمی

والشیخ حسین سلیم اسنادہ صحیح

الصحیفہ فے الاحادیث الضعیفہ من واقعہ کربلا
انجنیئر محمد علی مرزا صاحب

اس حدیث کی سند: حدثنا ابو خیثمہ ، حدثنا جریر ،عن الاعمش، عن سلمہ بن کھیل ، عن سالم بن ابی الجعد ،عن عبد اللہ بن سبع ،قال علی بن ابی طالب ،فقال...... إلخ

عبد اللہ بن سبع تابعی بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالب نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس نے دانے کو پھاڑا اور مخلوقات کو پیدا فرمایا ،ایک وقت آئے گا کہ میری داڑھی کو میرے سر کے خون سے رنگ دیا جائے گا ۔ ایک شخص کھڑا ہوا اور عرض کی اللہ تعالیٰ کی قسم جو کوئی بھی ایسی حرکت کرے گا ہم اس کو اس کے اہل وعیال سمیت تباہ وبرباد کر دیں گئے...... إلخ

اس حدیث کی سند میں امام اعمش مدلس راوی ہیں اور سماع کی تصریح درکار ہے اور اس کے علاؤہ اس حدیث کی سند میں عبد اللہ بن سبیع مجہول راوی ہے اس کی توثیق درکار ہے جبکہ امام ہیثمی رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ اس کے رجال سوائے عبد اللہ بن سبیع کے صحیح کے رجال ہیں اور عبد اللہ بن سبیع ثقہ ہے

عبد اللہ بن سبیع کے بارے میں محدثین کی رائے

ابن حجر العسقلاني : مقبول (مجہول) : مصنفوا تحرير تقريب التهذيب : مجهول، تفرد بالرواية عنه سالم بن أبي الجعد، وحديثه الواحد لا يصح(شیخ شعیب ارنوط اور بشار عواد معروف)

واقعہ کربلا کا حقیقی پس منظر ریسرچ پیپر کے صفحہ نمبر 28 کے تحت حدیث نمبر 59، المستدرک للحاکم کی حدیث نمبر 5935 اور 5941 ، قال امام حاکم و ذہبی اسنادہ صحیح

المستدرک للحاکم حدیث نمبر 5935 کی سند: اخبرنی ابو عبداللہ الحسین بن الحسن ثنا ابو حاتم الرازی ثنا ابراھیم بن موسیٰ ثنا محمد بن انس ثنا الاعمش عن الحکم عن مقسم ،ان ابا ایوب...... إلخ

الصحیفہ فے الاحادیث الضعیفہ من واقعہ کربلا
انجنیئر محمد علی مرزا صاحب

المستدرک للحاکم حدیث نمبر 5941 کی سند: حدثنا ابو محمد احمد بن عبد اللہ المزنی ثنا محمد بن عبداللہ المخرمی ثنا ابو کریب ثنا فردوس الاشعری ثنا مسعود بن سلیم عن حبیب بن ابی ثابت عن محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس عن ابیہ عن ابن عباس ...... إلخ

المستدرک للحاکم حدیث نمبر 5935 کی سند میں سلیمان بن مہران الاعمش اور حکیم بن عتیبہ مدلس راوی ہیں اور ان کی سماع کی صراحت درکار ہے

المستدرک للحاکم حدیث نمبر 5941 کی سند میں حبیب بن ابی ثابت مدلس ہیں اور سماع کی تصریح درکار ہے اور اس کی سند میں مسعود بن سلیم اور فردوس الاشعری مجہول راویان ہیں ابن حبان کے علاوہ کسی نے ان کی توثیق نہیں کی (واللہ اعلم)

واقعہ کربلا کا حقیقی پس منظر ریسرچ پیپر کے صفحہ نمبر 29 کے تحت حدیث نمبر 60 کے ذیل میں مسند احمد بن حنبل کی حدیث نمبر 16957(جلد نمبر 07, صحفہ نمبر 21) قال شیخ شعیب ارنوط اسنادہ صحیح

اس حدیث کی سند: حدثنا عفان حدثنا حماد بن سلمہ قال اخبرنا علی بن زید عن سعید بن مسیب ...... إلخ

آیک مرتبہ حضرت معاویہ ،حضرت عائشہ صدیقہ کے یہاں حاضر ہوئے انہوں نے فرمایا کیا تمہیں اس بات کا خطرہ نہ ہو کہ میں ایک آدمی کو بٹھا دوں گی اور وہ تمہیں قتل کر دے گا ...... إلخ

اس حدیث کی سند میں علی بن زید بن عبد اللہ بن زهير بن عبد اللہ بن جدعان کا مختصر تعارف

الأسم : علي بن زيد بن عبد الله بن زهير بن عبد الله بن جدعان

الشهرة : علي بن زيد القرشي , الكنيه: أبو الحسن

النسب : البصري, المكي, التيمي, القرشي: الرتبة : ضعيف الحديث

الجرح و التعديل

علي بن زيد بن عبد الله بن زهير بن عبد الله بن جدعان ضعيف الحديث راوی ہے

أبو أحمد الحاكم : ليس بالمتين عندهم

أبو أحمد بن عدي الجرجاني : كان يغلو في التشيع، ومع ضعفه يكتب حديثه

أبو الحسن بن القطان الفاسي : جملة أمره أنه كان يرفع الكثير مما يقفه غيره واختلط أخيرا ولا يتهم بالكذب

أبو حاتم الرازي : ليس بقوي، يكتب حديثه ولا يحتج به

أبو حاتم بن حبان البستي : كان شيخا جليلا وكان يهم في الأخبار ويخطء في الآثار حتى كثر ذلك في أخباره وتبين فيها المناكير التي يرويها عن المشاهير فاستحق ترك الاحتجاج به

أبو عيسى الترمذي : صدوق، إلا أنه ربما رفع الشيء الذي يوقفه غيره

أحمد بن حنبل : ليس بالقوي، ومرة: ليس بشيء، ومرة: ضعيف الحديث

أحمد بن شعيب النسائي : ضعيف

أحمد بن صالح الجيلي : يكتب حديثه وليس بالقوي لا بأس به

إبراهيم بن يعقوب الجوزجاني : واهي الحديث ضعيف فيه ميل عن القصد لا يحتج بحديثه، ومرة: بصري واهي الحديث ضعيف لا يحتج بحديثه

ابن حجر العسقلاني : ضعيف لا يحسن حديثه إلا بالمتابعة والشواهد، وذكره في المطالب العالية، سيء الحفظ

الذهبي : أحد الحفاظ وليس بالثبت

حماد بن زيد الجهضمي : حدثنا وكان كثير التخليط، ومرة: كان يقلب الأسانيد، كأنه ليس بذاك

سفيان بن عيينة : كتبت عنه كتابا كبيرا فتركته زهدا فيه

شعبة بن الحجاج : كان رفاعا ومرة: حدثنا قبل أن يختلط

علي بن المديني : ضعيف عندنا

عماد الدين بن كثير الدمشقي : عنده مناكير

محمد بن إسحاق بن خزيمة : لا أحتج به لسوء حفظه

محمد بن إسماعيل البخاري : لا يتابع في حديثه

محمد بن سعد كاتب الواقدي : كثير الحديث وفيه ضعف ولا يحتج به

يحيى بن معين : ليس بذاك القوي، ومرة: بصري ضعيف، ومرة: ضعيف في كل شيء، ومرة: ليس بشيء، ومرة: ليس بحجة، ومرة: سئل عن عاصم بن عبد الله وابن عقيل وعلي بن زيد بن جدعان فقال علي بن زيد أحبهم إلي

واقعہ کربلا کا حقیقی پس منظر ریسرچ پیپر کے صفحہ نمبر 32 کے تحت حدیث نمبر 68 کے ذیل میں

جامع ترمذی حدیث نمبر 3780 قال امام الترمذی و الالبانی اسنادہ صحیح

الصحیفه فے الاحادیث الضعیفه من واقعه کربلا
انجنیئر محمد علی مرزا صاحب

حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ لَمَّا جِيءَ بِرَأْسِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ زِيَادٍ وَأَصْحَابِهِ نُضِّدَتْ فِي الْمَسْجِدِ فِي الرَّحَبَةِ فَانْتَهَيْتُ إِلَيْهِمْ وَهُمْ يَقُولُونَ قَدْ جَاءَتْ قَدْ جَاءَتْ فَإِذَا حَيَّةٌ قَدْ جَاءَتْ تَخَلَّلُ الرُّءُوسَ حَتَّى دَخَلَتْ فِي مَنْخَرَيْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ زِيَادٍ فَمَكَثَتْ هُنَيْهَةً ثُمَّ خَرَجَتْ فَذَهَبَتْ حَتَّى تَغَيَّبَتْ ثُمَّ قَالُوا قَدْ جَاءَتْ قَدْ جَاءَتْ فَفَعَلَتْ ذَلِكَ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

عمارہ بن عمیر کہتے ہیں کہ جب عبیداللہ بن زیاد اور اس کے ساتھیوں کے سر لائے گئے ۱ ؎ اور کوفہ کی ایک مسجد میں انہیں ترتیب سے رکھ دیا گیا اور میں وہاں پہنچا تو لوگ یہ کہہ رہے تھے: آیا آیا، تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک سانپ سروں کے بیچ سے ہو کر آیا اور عبید اللہ بن زیاد کے دونوں نتھنوں میں داخل ہو گیا اور تھوڑی دیر اس میں رہا پھر نکل کر چلا گیا، یہاں تک کہ غائب ہو گیا، پھر لوگ کہنے لگے: آیا آیا اس طرح دو یا تین بار ہوا۔ مام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

یہ روایت مردود ہے کیونکہ سند میں سلیمان بن مہران الاعمش نے عن سے روایت کیا ہے اور راجح قول کے مطابق یہ تیسرے طبقہ کے مدلس ہیں لہٰذا ان کا عنعنہ غیر مقبول ہوگا۔

امام شعبة بن الحجاج رحمه الله (المتوفى 160)نے انہیں مدلس ماناہے

قال الامام ابن القيسراني رحمه الله : أخبرنا أحمد بن علي الأديب، أخبرنا الحاكم أبوعبد الله إجازة، حدثنا محمد بن صالح بن هاني، حدثنا إبراهيم بن أبي طالب، حدثنا رجاء الحافظ المروزي، حدثنا النضر بن شميل. قال: سمعت شعبة يقول: كفيتكم تدليس ثلاثة: الأعمش، وأبي إسحاق، وقتادة

امام شعبہ رحمہ اللہ نے کہا میں تین لوگوں کی تدلیس کے لئے کافی ہوں ، اعمش ، ابواسحاق اور قتادہ

امام دارقطني رحمه الله (المتوفى385)نے کہا

ولعل الأعمش دلسه عن حبيب

شاید اعمش نے یہاں حبیب سے تدلیس کی ہے[علل الدارقطني].

امام ابن عبد البر رحمه الله (المتوفى 463)نے کہا

وقالوا لا يقبل تدليس الأعمش

محدثین کا کہنا ہے کہ امام اعمش کی تدلیس ناقابل قبول ہے[التمهيد لابن عبد البر].

صلاح الدين العلائي رحمه الله (المتوفى 761)نے کہا

سلیمان بن اعمش بہت بڑے امام ہونے کے ساتھ مشہور مدلس ہیں[جامع التحصيل للعلائي].

امام أبو زرعة ابن العراقي رحمه الله (المتوفى 826)نے کہا

سليمان الأعمش مشهور بالتدليس

سلیمان اعمش تدلیس میں مشہور ہے[المدلسين لابن العراقي].

امام سبط ابن العجمي الحلبي رحمه الله (المتوفى 841)نے کہا

سليمان بن مهران الأعمش مشهور به

سلیمان بن مہران اعمش تدلیس میں مشہور ہے[التبيين لأسماء المدلسين للحلبي].

امام سيوطي رحمه الله (المتوفى 911)نے کہا

سلیمان اعمش تدلیس میں مشہور ہے[أسماء المدلسين للسيوطي].

ان کے علاوہ اوربھی بہت سے محدثین نے امام اعمش کو مدلس قراردیاہے۔

تنبیہ

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے طبقات میں انہیں دوسرے طبقہ میں رکھا ہے لیکن یاد رہے کہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس سے رجوع کرلیا ہے کیونکہ النکت میں آپ نے امام اعمش رحمہ اللہ کو تیسرے طبقہ میں ذکر کیا ہے دیکھئے :

النکت لابن حجر: رقم 37، ص640۔

اور تلخیص میں ان کے عنعنہ کی وجہ سے ایک روایت کو ضعیف بھی کہا ہے۔[تلخیص الحبیر لابن حجر]

دکتور عواد الخلف نے صحیحین کے مدلسین پر دو الگ کتاب لکھی ہے ان میں دکتور موصوف نے امام اعمش کے بارے میں یہ تحقیق پیش کی ہے وہ طبقہ ثالثہ کے مدلس ہیں ، دکتور موصوف نے یہ بھی کہا ہے حافظ ابن حجررحمہ اللہ نے طبقات میں انہیں دوسرے طبقہ میں رکھا ہے تو یہ ان کا سہو ہے اور نکت میں انہوں نے درست بات لکھی ہے اوروہی معتبر ہے کیونکہ نکت کو حافظ ابن حجر نے طبقات کے بعد تصنیف کیا ہے۔

دکتور مسفر الدمینی نے بھی مدلسین پر ایک مستقل کتاب لکھ رکھی ہے انہوں نے بھی اعمش کو تیسرے طبقہ میں رکھا ہے اور طبقات میں حافظ ابن حجر کی تقسیم کو غلط قرار دیا ہے۔

شیخ ابن عثمین رحمہ اللہ اعمش کے عنعنہ کی وجہ سے ایک روایت کو ضعیف قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں

اس حدیث میں اعمش نے عن سے روایت کیا ہے جو کہ مدلسین میں سے ہیں اور یہ چیز حدیث میں ایک آفت ہے

[مجموع فتاوی ورسائل ابن عثیمین]۔

الغرض یہ کہ امام اعمش کے عنعنہ کے سبب یہ روایت مردود ہے۔

شیخ زبیر علی زئی رحمہ اللہ نے بھی اس راویت کو ضعیف کہا ہے دیکھے : انوار الصحفیہ : ضعیف الترمذی 3780

الصحيفه فے الاحاديث الضعيفه من واقعه كربلا
انجنيئر محمد علی مرزا صاحب

امام یعقوب فسوی نے اسی روایت کو دوسری سند سے پیش کرتے ہوئے کہا

حدثني يوسف بن موسى عن جرير عن يزيد بن أبي زياد قال: لما جيء برأس ابن مرجانة وأصحابه طرحت بين يدي المختار، فجاءت حية رقيقة، ثم تخللت الرءوس حتى دخلت في فم ابن مرجانة وخرجت من منخره، ودخلت في منخره وخرجت من فمه، وجعلت تدخل وتخرج من رأسه من بين الرءوس[المعرفة والتاريخ 3/ 329 وانظر: البداية والنهاية، مكتبة المعارف: 8/ 286] اس روایت کا ترجمہ وہی ہے جو ترمذی کی مذکورہ روایت کا ہے۔

الجرح و التعديل

یہ سند بھی ضعیف ومردودہے "یزید بن ابی زیاد" ضعیف ہونے کے ساتھ ساتھ شیعہ بھی ہے

أبو أحمد بن عدي الجرجاني : من شيعة أهل الكوفة، ومع ضعفه يكتب حديثه

أبو بكر البيهقي : غير قوي، ومرة: نقل عن الأوزاعي أنه قال: يزيد رجل ضعيف الحديث وحديثه مخالف للسنة

أبو دواد السجستاني : لا أعلم أحدا ترك حديثه، وغيره أحب إلي منه

أبو زرعة الرازي : لين، يكتب حديثه ولا يحتج به

أبو عيسى الترمذي : نقل عن البخاري، أنه قال: صدوق ولكنه يغلط

أحمد بن حنبل : لم يكن بالحافظ، ومرة: حديثه ليس بذاك

أحمد بن صالح المصري : ثقة ولا يعجبني قول من تكلم فيه

ابن حجر العسقلاني : ضعيف كبر فتغير وصار يتلقن، وقال مرة: مختلف فيه والجمهور على تضعيف حديثه

الدارقطني : ضعيف يخطئ كثيرا، ويلقن إذا لقن، وكان قد اختلط

الذهبي : صدوق فهم عالم شيعي ردئ الحفظ لا يترك

حماد بن أسامة الكوفي : لو حلف لي خمسين يمينا قسامة ما صدقته

محمد بن سعد كاتب الواقدي : ثقة في نفسه، إلا أنه اختلط في آخر عمره فجاء بالعجائب

مسلم بن الحجاج النيسابوري : ذكره فيمن اسم الستر والصدق يشملهم

يحيى بن معين : لا يحتج بحديثه، ومرة: ليس بالقوي، ومرة: ضعيف الحديث ومر: يضعف ومرة: ليس بذاك

يعقوب بن سفيان الفسوي : إن كانوا يتكلمون فيه لتغيره فهو علي العدالة والثقة

واقعہ کربلا کا حقیقی پس منظر ریسرچ پیپر کے صفحہ نمبر 29 پر انجینئر صاحب نے (نوٹ: سیدنا علی کے حامی حضرت حجر بن عدی کی مظلومانہ شہادت کی مکمل تفصیل کے لئے المستدرک للحاکم کی حدیث نمبر 5972 سے 5984 تک کے حوالہ جات دیے ہیں ان احادیث کی تحکیم محدثین کے اقوال جرح و تعدیل کی روشنی میں.

اس سلسلے میں المستدرک للحاکم حدیث نمبر 5972 کی سند میں ایک راوی محمد بن زبیر الحنظلی متروک الحدیث ہے اور مولی زیاد مجہول راوی ہے

محمد بن زبیر الحنظلی متروک الحدیث ہے

أبو أحمد بن عدي الجرجاني : حديثه قليل والذي يرويه غرائب وافرادات

أبو حاتم الرازي : ليس بالقوي، في حديثه إنكار

أحمد بن شعيب النسائي : ضعيف لا يقوم بمثله حجة، وقال مرة: ليس بثقة

ابن حجر العسقلاني : متروك الحديث

محمد بن إسماعيل البخاري : منكر الحديث، وفيه نظر

يحيى بن معين : ضعيف لا شيء

اس سلسلے میں المستدرک للحاکم حدیث نمبر 5973 کی سند میں سلیمان بن مہران الاعمش مدلس راوی ہے (تقریب التہذیب)

اس سلسلے میں المستدرک للحاکم کی حدیث نمبر 5974 یہ روایت منقطع ہے کیونکہ مصعب بن عبد اللہ الزبیری 156ھ میں پیدا ہوئے جبکہ اسی المستدرک للحاکم کی حدیث نمبر 5954 کے تحت حضرت حجر بن عدی 53 ھ میں شہید ہوئے

اس سلسلے میں المستدرک للحاکم کی حدیث نمبر 5976 کی سند میں سفیان بن ثوری مدلس راوی ہیں اور عن سے بیان کر رہے ہیں سماع کی تصریح درکار ہے

اس سلسلے میں المستدرک للحاکم کی حدیث نمبر 5978 کی سند میں ابو مخنف لوط بن یحیی الکوفی کذاب راوی ہے

اس سلسلے میں المستدرک للحاکم کی حدیث نمبر 5979 کی سند میں أشعث بن سوار الكندي ضعیف حدیث راوی ہے (مصنفوا تحریر تقریب التہذیب)

اس سلسلے میں المستدرک للحاکم کی حدیث نمبر 5981 کی سند میں ایک راوی ہشام بن حسان مدلس راوی ہے (العلل لابن ابی حاتم:2275)

الصحیفہ فے الاحادیث الضعیفہ من واقعہ کربلا
انجنیئر محمد علی مرزا صاحب

اس سلسلے میں المستدرک للحاکم کی حدیث نمبر 5984 کی سند میں ایک راوی علی بن زید بن جدعان سخت ضعیف راوی ہے.

واقعہ کربلا کا حقیقی پس منظر ریسرچ پیپر کے آخری صحفہ پر انجینئر صاحب نے آخری نصیحت کے تحت امام اہلسنت امام محمد ادریس شافعی رحمہ اللہ کے حوالے سے ایک شہرہ آفاق شعر لکھا جو امام شافعی کے دیوان شافعی میں یوں ہے "اگر آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھنے کا نام رافضیت ہی ہے ، تو تمام جن و انس میری اس بات پر گواہ ہو جاہیں کہ میں رافضی ہوں .

كتاب مناقب الشافعي للبيهقي میں اس کی سند ہے

أخبرنا أبو زكريا بن أبي إسحاق المزّكِّي حدثنا الزبير بن عبد الواحد الحافظ أخبرني محمد بن محمد بن الأشعث، حدثنا الربيع قال: أنشدنا الشافعي رضي الله عنه

يا راكباً قِف بالمُحَصَّبِ من مِنى ... واهتف بقاعد خِيفها والناهِض

سَحَراً إذا فاض الحجيجُ إلى مِنى ... فَيضاً كمُلْتَطم الفُرَاتِ الفائض

إن كان رَفْضاً حبُّ آلِ محمدٍ ... فَلْيَشْهَدِ الثقلانِ أني رافضي

اگر آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھنے کا نام رافضیت ہی ہے ، تو تمام جن و انس میری اس بات پر گواہ ہو جاہیں کہ میں رافضی ہوں

.اس کی سند میں محمد بن محمد بن الاشعث الکوفی ضعیف الحدیث راوی ہے اور امام دارقطنی لکھتے ہیں کہ یہ قال السهمى: سألت الدارقطني عنه، فقال: آية من آيات الله، وضع ذاك الكتاب – يعنى العلويات.

اللہ کی نشانیوں میں سے ایک ہے جس نے اس کتاب کو گھڑا یعنی العلویات یعنی اس نے علی کی منقبت میں روایات اور اشعار گھڑے

تاریخ الاسلام میں امام الذھبی نے اس کی سند دی ہے

قَالَ الحاكم: أخبرني الزُّبَيْر بن عبد الواحد الحافظ، قال: أخبرنا أبو عمارة حمزة بن علي الجوهري، قال: حدثنا الربيع بْن سليمان قَالَ: حَجَجْنا مَعَ الشّافعيّ، فما ارتقى شُرُفًا، ولا هبط واديًا، إلّا وهو يبكي وينشد:

يا راكبًا قفْ بالمُحَصَّبِ من منى ... واهتف بقاعد خيفنا والنّاهضِ

سَحَرًا إذا فاض الحَجيجُ إلى مِنًى ... فَيْضًا كمُلْتَطَم الفُرات الفائضِ

إنّ كَانَ رفضًا حُبُّ آلِ محمّدٍ ... فلْيَشْهَد الثَّقَلان أنّي رافضي

اس کی سند میں ایک راوی ابو عمارہ حمزہ بن علی الجوہری کے حالات معلوم نہیں ہیں اس طرح امام شافعی سے منسوب یہ اشعار ثابت ہی نہیں ہیں.

انجنیئر محمد علی مرزا صاحب نے 32 صفحات میں ہر صفحے کے اوپر پہلی سطر میں یہ دعویٰ لکھا ہے کہ ضعیف الاسناد روایات کے فتنوں سے بچنے والوں کے لیے مگر انجینئر صاحب نے اپنے اسی ریسرچ پیپر میں بہت سی ضیعف الاسناد پیش کرکے کہیں امت مسلمہ میں فتنہ تو نہیں ڈال دیا؟؟ اللہ تعالیٰ حق و سچ کی توفیق عطا فرمائے آمین رافضیت اور ناصبیت کے فتنے سے محفوظ رکھے آمین. اگر میرے اس علمی وتحقیقی مقالے میں غلطیاں ہیں تو پھر میری اصلاح فرما دیں شکریہ میں تو اپنی اصلاح کے لیے تیار ہوں. الحمد اللہ, جزاک اللہ خیراء.